Downloaded from awazeinqilab.com

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت ہفتم

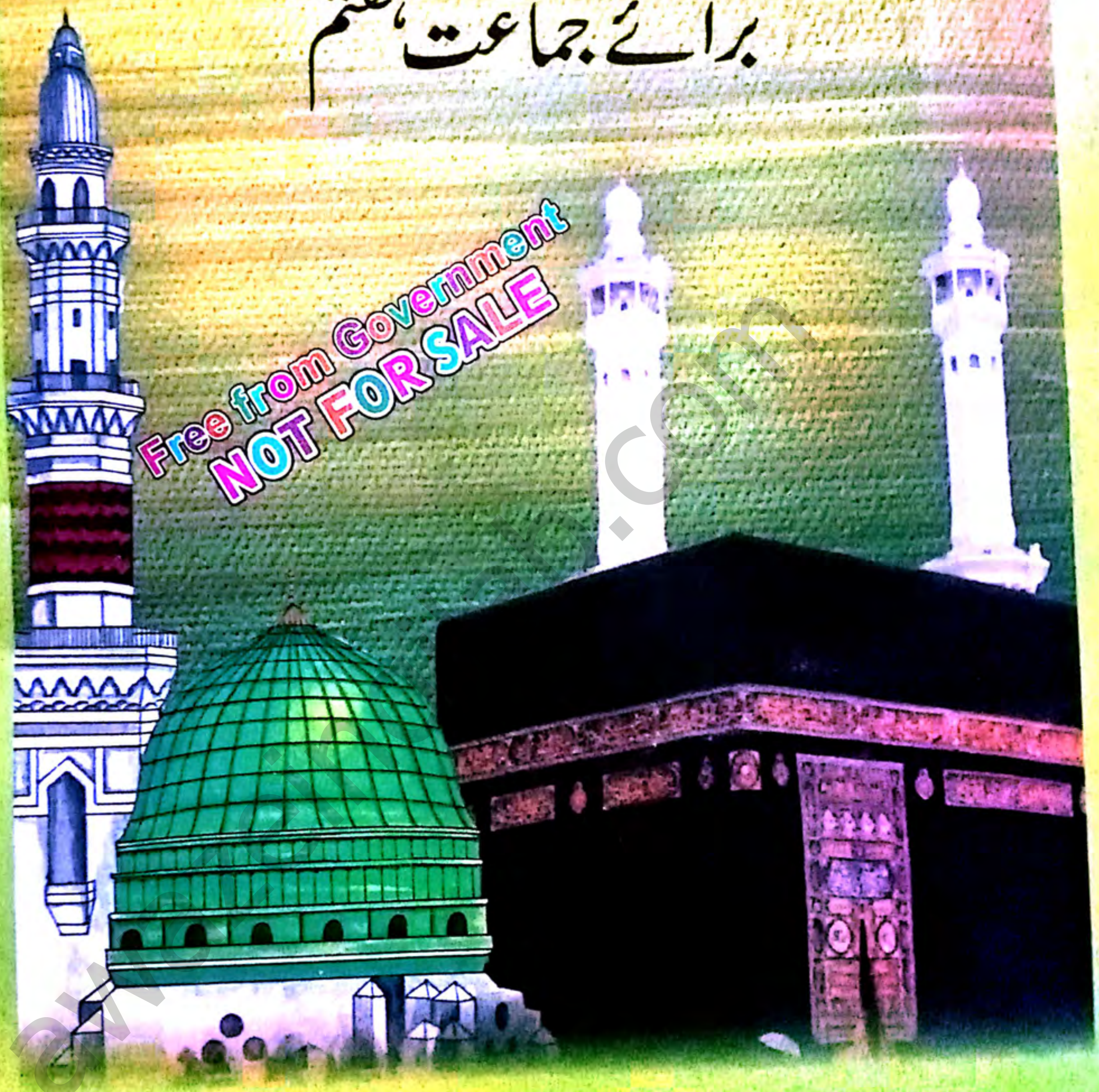

Free from Government
NOT FOR SALE

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Download PDF MCQs, Books and Notes for any subject from the Largest website for free

awazeinqilab.com آوازانقلاب ڈاٹ کام

and also Available in Play Store

- Primary (5th) Level
- Middle (8th) Level
- Matric (10th) Level
- F. Sc (12th) Level
- BS (16th) Level
- Urdu Grammar
- Curriculum (Govt Books)
- Past Papers
- English Grammar
- Readymade CV

NTS, FTS, CSS, PMS, ETEA, KPPSC, PPSC, SPSC, AJKPSC, BPSC, KPTA ETC

Available Subjects

- Agriculture
- Computer Science
- Economics
- English
- Biology
- Chemistry
- Geology
- Management Sciences
- Microbiology
- PCRS/ Pak Study
- Pharmacy
- Sociology
- Zoology
- Chemistry
- Statistics
- Physics
- Mathematics
- Law
- Environmental Sciences
- Botany
- Biotechnology
- Library & Information Sciences
- Journalism & Mass Communication
- Political Science
- Geography
- General Science
- Education
- Tourism & Hotel Management
- Urdu
- Pashto
- Islamic & Arabic Studies
- Electrical Engineering
- Civil Engineering
- Mechanical Engineering
- Chemical Engineering
- Software Engineering
- Election Officer
- General Knowledge
- Pedagogy
- Current Affairs
- Medical Subjects
- Judiciary & Law
- other

ہر Subject کے Notes اور MCQS فری ڈاون لوڈ کریں۔ نیز CV کے MS word تیار Templates ڈاون لوڈ کر کے اپنے حساب سے Modify کریں۔

awazeinqilab.com

WhatsApp : 03025247378

Downloaded from awazeinqilab.com

اسلامیات (لازمی)

برائے جماعت ہفتم

Published by:
Leading Books Publisher

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

جملہ حقوق بحق لیڈنگ پبلشرز محفوظ ہیں۔

منظور کردہ: نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد
بمطابق: قومی نصاب 2006
مراسلہ نمبر: 8312-14/F.03/Vol-I/Is.(Urdu)-VII مؤرخہ 27.10.2017

مصنفین: 1. ڈاکٹر حسین فاروق، اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور
2. ڈاکٹر حفاظت اللہ، اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور
3. ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاری، اسسٹنٹ پروفیسر ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک تھیالوجی، اسلامیہ کالج پشاور

نگران نظر ثانی: گوہر علی خان، ڈائریکٹر ڈی۔سی۔ٹی۔ای، ایبٹ آباد

نظر ثانی: پروفیسر عبدالوہاب، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج، منڈیاں، ایبٹ آباد
زین الابرار، معلم عربی گورنمنٹ مڈل سکول اگاری، بونیز
ہدایت اللہ، سابق ماہر مضمون، نظامت ترقی نصاب و تعلیم اساتذہ ایبٹ آباد
عبدالرشید، سابق ماہر مضمون، ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

دوبارہ نظر ثانی: ڈاکٹر مفتی عبدالوہاب۔ پروفیسر۔ وائس پرنسپل گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج نمبر 1، ایبٹ آباد
قاری عبدالشکور، سینئر معلم اسلامیات، گورنمنٹ ہائی سکول جھنگی، ایبٹ آباد
اعزاز اللہ، سابق ماہر مضمون (اسلامیات) خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور
ہدایت اللہ، ایڈیشنل ڈائریکٹر، نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخواہ، ایبٹ آباد

ایڈیٹر: ڈاکٹر ساجد الرحمٰن اورکزئی، ماہر مضمون خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ پشاور

زیر نگرانی و رہنمائی: عصمت اللہ خان گنڈاپور (چیئرمین)
(ممبر ای اینڈ پی)

تعلیمی سال 2020-21
ویب سائٹ : www.kptbb.gov.pk
ای میل : membertbb@yahoo.com
فون نمبر : 091-9217159-60

awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

پیش لفظ

ایک نظریاتی ملک ہونے کی بناء پر اہل وطن کو اسلامی تعلیمات سے روشناس کرانا اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا حصہ ہے، جس کے آرٹیکل ۳۱ کی رو سے حکومت پاکستان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ دینی تعلیم وتربیت کے لئے اسلامیات کی تدریس کا موثر انتظام کرے۔

لہٰذا وزارت تعلیم نے نیا نصاب ۲۰۰۶ء مرتب کرایا جس میں ملک کے نامور علمائے کرام اور ماہرین تعلیم کی آراء سے استفادہ کیا گیا۔ نئے نصاب ۲۰۰۶ء میں طلبہ کی ذہنی سطح کو مدنظر رکھتے ہوئے درسی مواد کو آسان اور عام فہم بنایا گیا ہے ۔ یہ بھی کوشش کی گئی کہ اس سے جدید دور کے تقاضوں کی تکمیل ممکن ہو سکے۔

زیر نظر کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے جس میں ساتویں جماعت کے طلبہ کے لئے قرآن کریم کی چند سورتوں اور یات کریمہ کا حفظ وترجمہ، رسالت اور اس کے تقاضے، اسلام میں عبادت کا تصور، زکوۃ اور دعا کی اہمیت وفضیلت، اسوۂ حسنہ، معاشرتی اخلاق وادآب اور مشاہیر اسلام جیسے اہم اور مفید موضوعات کا احاطہ کیا گیا ہے تا کہ طلبہ اسلامی تعلیمات سے روشناس ہو کر معاشرے کے مفید افراد بن سکے اسلامی تعلیمات کو اپنی عملی زندگی کا لازمی جز بنا کر دنیا وآخرت میں فلاح وکامیابی سے ہمکنار ہو جائیں۔

NOT FOR SALE

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
1	باب اول القرآن الکریم	01
	(الف) ناظرہ قرآن	01
	(ب) حفظ قرآن	01
	(ج) حفظ وترجمہ	03
2	باب دوم ایمانیات وعبادات	05
	(الف) ایمانیات	05
	(۱) رسولوں پر ایمان (رسالت اور اس کے تقاضے)	06
	(ب) عبادات	13
	(۲) دعا کی اہمیت وفضیلت	17
	(۳) زکوٰۃ	22
3	باب سوم سیرت طیبہ	27
	(۱) شانِ رسالت اور ختم نبوت	27
	(۲) فتح مکہ	28
	(۳) غزہ حنین	32
	(۴) غزوہ تبوک	36
	(۵) خطبہ حجۃ الوداع	39
	(۶) وصال	43

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

4	باب چہارم	اخلاق وآداب	47
		(۱) سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت	47
		(۲) میانہ روی	54
		(۳) مساوات	59
		(۴) محنت کی عظمت	64
		(۵) ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات	69
		(۶) حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان اور مریض)	73
5	باب پنجم	ہدایت کے سرچشمے/مشاہیر اسلام	81
		حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	81
		حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ	86
		صلاح الدین ایوبی	90
		علامہ ابن خلدون	94

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے)

باب اول

القرآن الکریم

الف۔ ناظرہ قرآن ۱۳تا۲۰(آٹھ پارے)

ب۔ حفظِ قرآن

سُوْرَةُ الضُّحٰی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحٰى ۙ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۙ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۗ
وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۗ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ
فَتَرْضٰى ۗ اَلَمْ يَجِدْكَ يَتِيْمًا فَاٰوٰى ۠ وَوَجَدَكَ ضَآلًّا
فَهَدٰى ۠ وَوَجَدَكَ عَآئِلًا فَاَغْنٰى ۗ فَاَمَّا الْيَتِيْمَ
فَلَا تَقْهَرْ ۗ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۗ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
فَحَدِّثْ ۠

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

سُوْرَةُ الزِّلْزَالِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۙ﴿۱﴾ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۙ﴿۲﴾ وَقَالَ
الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۚ﴿۳﴾ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ﴿۴﴾ بِاَنَّ رَبَّكَ اَوْحٰى لَهَا ۗ﴿۵﴾ يَوْمَئِذٍ
يَّصْدُرُ النَّاسُ اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ۗ﴿۶﴾ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَّرَهٗ ۗ﴿۷﴾ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ﴿۸﴾

سُوْرَةُ الْقَارِعَةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْقَارِعَةُ ۙ﴿۱﴾ مَا الْقَارِعَةُ ۚ﴿۲﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْقَارِعَةُ ۗ﴿۳﴾ يَوْمَ يَكُوْنُ النَّاسُ
كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوْثِ ۙ﴿۴﴾ وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوْشِ ۗ﴿۵﴾ فَاَمَّا مَنْ
ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۶﴾ فَهُوَ فِيْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۗ﴿۷﴾ وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ ۙ﴿۸﴾ فَاُمُّهٗ
هَاوِيَةٌ ۗ﴿۹﴾ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا هِيَهْ ۗ﴿۱۰﴾ نَارٌ حَامِيَةٌ ﴿۱۱﴾

NOT FOR SALE

1

رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ
عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ وَاعْفُ عَنَّا ۟
وَاغْفِرْ لَنَا ۟ وَارْحَمْنَا ۟ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۲۸۶﴾

ترجمہ:

لے ہمارے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہوگئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کیجیو۔
اے ہمارے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔
اے ہمارے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو
اور (اے ہمارے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر۔ اور ہمیں بخش دے۔
اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مالک ہے۔ اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

2

رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ۙ﴿۲۵﴾ وَيَسِّرْ لِيْٓ اَمْرِيْ ۙ﴿۲۶﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ۙ﴿۲۷﴾ يَفْقَهُوْا
قَوْلِيْ ﴿۲۸﴾

ترجمہ: میرے پروردگار! (اس کام کے لئے) میرا سینہ کھول دے۔ اور میرا کام آسان کردے۔ اور میری زبان کی گرہ ہے کھول دے تاکہ وہ میری بات سمجھ لیں۔

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

سوال نمبر ۱: مختصر جوابات دیجیے۔

ا: پارہ ۱۳ تا ۲۰ میں کون کون سی سورتیں شامل ہیں؟

ب: سورت الکھف میں کتنے رکوع ہیں؟

ج: پارہ ۱۳ تا ۲۰ میں کتنی مکی اور مدنی سورتیں ہیں؟

د: پارہ ۱۳ کا آغاز کس سورت اور کس آیت سے ہوتا ہے؟

ھ: پارہ ۲۰ کا آغاز اور اختتام کن آیات پر ہوتا ہے؟

سوال نمبر۲۔ مندرجہ ذیل الفاظ کا اردو ترجمہ کیجیے۔

لَاتُؤَاخِذنَا، نَسِينَآ، اِصْرًا، لَا تُحَمِّلْنَا، اُنْصُرْنَا، رَبِّ
صَدْرٌ، عُقْدَةٌ، يَفْقَهُوْا، رَبَّنَا

سوال نمبر۳: اعراب لگائیں۔

الضحٰی ، يعطيك، عائلا ، السائل، زلزالها، ليروا،
موازينه ، حامية، منفوش

عملی سرگرمی: سورت الضُّحیٰ، سورت الزلزال اور سورت القارعہ کی قراءت و تجوید کا طلبہ کے درمیان مقابلہ کروائیں اور اچھے حافظ و قاری کو اپنی طرف سے انعام دیں۔

باب دوم

ایمانیات و عبادات

ا۔ ایمانیات

رسالت کا معنی اور مفہوم:

عقیدہ رسالت اسلام کا ایک بنیادی عقیدہ ہے جس کے بغیر کوئی بھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہو سکتا۔ رسالت کے لفظی معنی پیغام پہنچانے کے ہیں۔ رسالت اللہ تعالیٰ اور انسان کے درمیان پیام رسانی کے اس نظام کا نام ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے احکامات اس کے بندوں تک پہنچائے جاتے ہیں۔ جس شخص کو اللہ تعالیٰ تمام بندوں میں اس ذمہ داری کے لیے منتخب فرماتا ہے اس کو رسول یا نبی کہتے ہیں۔ نبی کے معنی خبر دینے والا اور رسول کے معنی پیغام پہنچانے والا ہیں۔

انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی نازل کی جاتی ہے، وہ اپنے معاشرے کے صالح ترین اور متقی انسان ہوتے ہیں، ہر قسم کے گناہوں اور لغزشوں سے معصوم و محفوظ ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی آیات انسانوں پر تلاوت کرتے ہیں، ان کو کتاب و حکمت کی تعلیم دیتے ہیں اور ان کو روحانی و جسمانی پاکیزگی کی تعلیم دے کر برائیوں سے پاک کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۚ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿۱۶۴﴾

(سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں انھیں میں سے پیغمبر بھیجا جو ان کو اللہ کی آیتیں پڑھ پڑھ کر سناتے اوران کو پاک کرتے ہیں اور کتاب (قرآن) اور حکمت و دانائی سکھاتے ہیں۔ حالانکہ اس سے پہلے یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

ضرورت واہمیت:

اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کی دنیوی اور اخروی زندگی میں فلاح وکامیابی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی میں ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اس کے احکام کی تعمیل کا نام ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے جاننے کا ذریعہ کیا ہے؟ انسان یہ کیسے معلوم کرسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کن کاموں کا حکم دیا ہے اور کن سے منع کیا ہے؟ اس میں شک نہیں کہ انسانی فطرت اور عقل سلیم انسان کے لیے اچھا رہنما ہے جس سے وہ اچھے اور برے کاموں میں تمیز کرسکتا ہے تاہم بہت سے امور ایسے ہیں جن میں انسان وحی کی تعلیمات کا محتاج ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ہے کہ انسانوں کی سوچ اور رائے میں اختلاف ہوسکتا ہے اس لیے بھی انسان اپنی عقل سے کامیابی کے راستے کا تعین نہیں کرسکتا۔ جس طرح ایک انسان اپنی پیدائش اور خلقت میں اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے اسی طرح انسان کو دنیوی اور اُخروی زندگی میں فلاح وکامیابی پانے کے لیے تعلیمات وحی کی ضرورت ہے۔

ختم نبوت

اللہ تعالیٰ نے جب سے انسان کو پیدا کیا ہے اسی وقت سے انبیاء اور رسولوں کے ذریعے ہدایت کا سلسلہ بھی قائم کیا۔ نبوت و رسالت کا آغاز حضرت آدم علیہ السلام سے ہوا۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس سلسلہ نبوت کی آخری کڑی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں ہے یہ عقیدہ ختم نبوت کہلاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی تعلیمات قیامت تک کے انسانوں کے لیے ہدایت کا ذریعہ ہیں۔ اور یہ تعلیمات قرآن مجید وسنت نبوی کی صورت میں محفوظ ہیں۔ ارشاد ربانی ہے

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَاۤ اَحَدٍ مِّنْ رِّ جَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَ خَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ

ترجمہ: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کو ختم کرنے والے ہیں"

رسولوں پر ایمان:

بعثت نبوی سے پہلے دوسرے عقائد اور اعمال کی طرح رسولوں پر ایمان کا عقیدہ بھی غیر واضح تھا۔ کہیں پر انبیاء کرام کو معبود کا درجہ دیا جاتا تھا اور کہیں ان کو ایک عام انسان کے درجے سے بھی نیچے گرا دیا جاتا تھا۔ اسلام نے

NOT FOR SALE

اس کی وضاحت کی اور بتایا کہ تمام انبیاء کرام اگرچہ عام انسانوں سے بلند ہیں لیکن اس کے باوجود وہ سب کے سب انسان ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انہی میں سے انبیاء مبعوث فرمائے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ

(سورۃ الکھف آیت نمبر ۱۱۰)

ترجمہ: میں تمہاری طرح کا ایک بشر ہوں۔

مشرکین مکہ نے بھی جب یہی کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لیے ہمارے جیسے انسان کی بجائے کسی فرشتے کو کیوں نہیں بھیجا تو قرآن میں اس کا جوب یوں دیا گیا۔

قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓىِٕكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَىِٕنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا۝

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۹۵)

ترجمہ: کہدو کہ اگر زمین میں فرشتے ہوتے (کہ) اس میں چلتے پھرتے (اور) آرام کرتے (یعنی بستے) تو ہم ان کے پاس فرشتے کو پیغمبر بنا کر بھیجتے۔

انبیاء کرام نہ صرف اللہ تعالیٰ کے احکام بندوں تک پہنچاتے ہیں بلکہ ان کا عملی نمونہ بھی پیش کرتے ہیں۔ لہذا یہ عقیدہ رسالت کا بنیادی جزو ہے کہ تمام انبیاء کرامؑ بشر ہیں۔

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

منصب رسالت کوئی بھی انسان محنت اور ریاضت سے حاصل نہیں کرسکتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خصوصی عطیہ ہے جو اس شخص کو ملتا ہے جسے اللہ تعالیٰ منتخب فرمائے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسٰلَتَهٗ

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۲۵)

ترجمہ: اس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے کہ (رسالت کا کون سا محل ہے اور) وہ اپنی پیغمبری کسے عنایت فرمائے۔

عقیدہ رسالت کا ایک جزو یہ بھی ہے کہ انبیاء کرام وہی کرتے ہیں اور کہتے ہیں جس کا انہیں اللہ تعالیٰ کی جانب سے حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝

(سورۃ النجم آیت نمبر ۳،۲)

ترجمہ: وہ اپنی خواہش نفس سے نہیں بولتا، یہ تو ایک وحی ہے جو اس پر نازل کی جاتی ہے۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق انبیاء کرام ہر قسم کی غلطی سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں اس لیے کہ وہ احکام الٰہی کا عملی نمونہ پیش کرتے ہیں ان کا ہر قول حق اور ہر عمل صحیح ہوتا ہے۔ ہر نبی کی پوری زندگی ایک صاف اور روشن آئینہ کی مانند ہوتی ہے جسے اللہ تعالیٰ انسانوں کے لیے اسوۂ حسنہ یعنی ایک مثالی نمونہ مقرر فرماتا ہے اور نبی کی اتباع میں ہی نجات ہوتی ہے۔

رسالت بنی نوع انسان کے لیے عطیہ الٰہی اور سب سے عظیم نعمت ہے۔ عقیدہ رسالت کے چند اہم تقاضے درج ذیل ہیں۔

ا۔ ایمان:

عقیدہ رسالت کا اولین تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء کرام علیہم السلام پر صدقِ دل سے ایمان لایا جائے اور انہیں قول و فعل میں سچا مانا جائے۔ حقیقی فلاح و نجات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں پوشیدہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راستے سے بہتر اور کوئی راستہ نہیں۔ جب کسی انسان کا یہ یقین بن جائے تو وہ ایمان کی حقیقی لذت سے آشنا ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا

(صحیح مسلم، کتاب الایمان)

ترجمہ: جس شخص نے اللہ تعالیٰ کو اپنا پروردگار، اسلام کو اپنا دین، اور محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنا رسول خوشی سے جان لیا تو (سمجھ لے) کہ اس نے ایمان کا ذائقہ چکھ لیا۔

۲۔ اطاعت:

رسالت کا دوسرا تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول کی اطاعت کی جائے، زندگی کے تمام معاملات میں اس کی تعمیل کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

(سورۃ النساء آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: اور ہم نے جو پیغمبر بھیجا ہے اسی لیے بھیجا ہے کہ اللہ کے فرمان کے مطابق اس کا حکم مانا جائے۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

اللہ تعالیٰ کے رسول کی اطاعت درحقیقت اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہوتی ہے، اس لیے کہ رسول کا حکم اللہ تعالیٰ ہی کا حکم ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ

(سورۃ النساء آیت نمبر ۸۰)

ترجمہ: جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی۔

۳۔ **محبت:**

رسالت کا یہ بھی تقاضا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لا کر نہ صرف اطاعت کی جائے بلکہ دل وجان سے ان سے محبت بھی کی جائے۔ اس لیے کہ رسول انسانیت کا محسن ہوتا ہے، وہ راہ راست کی تلقین کرتا ہے اور انسانی معاشرہ کو برائیوں سے پاک کرتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ رسول کی محبت اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اے پیغمبر! لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تمہیں دوست رکھے گا۔

رسول کی محبت ایمان کی تکمیل کا ذریعہ ہے، جس کی وضاحت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں فرمائی ہے "کہ کسی بھی شخص کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ سے اپنے باپ، بیٹے اور تمام انسانوں سے زیادہ محبت نہ رکھے۔" (بخاری: کتاب الایمان)

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صدق دل سے ایمان لا کر سنت رسول کی مکمل پیروی کریں۔ اسی طرح ہم دینوی اور اخروی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ رسولوں پر ایمان، قرآنی آیات کی روشنی میں مفصل تحریر کریں۔

۲۔ عقیدہ رسالت کے تقاضوں پر قرآن وحدیث کی روشنی میں نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ رسالت کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

۲۔ منصب رسالت کیسے حاصل ہو سکتا ہے؟

۳۔ عقیدہ ختم نبوت سے کیا مراد ہے؟

۴۔ مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ کا ترجمہ لکھیں۔

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ رسالت کے لفظی معنی کیا ہیں	(پیغام، پیغام لینا، پیغام پہنچانا)
۲۔ انبیاء کرام کیا تھے؟	(جنات، فرشتے، انسان)
۳۔ بعثت انبیاء کا مقصد کیا ہے؟	(ہدایت دینا، اطاعت کرنا، عزت واحترام کرنا)
۴۔ رسالت کا اولین تقاضا کیا ہے؟	(رسولوں پر ایمان لایا جائے، رسولوں کا احترام کیا جائے، رسولوں کی زیارت کی جائے۔)

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

4: صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ انبیاء اور رسولوں پر اللہ تعالی کی طرف سے وحی نازل کی جاتی ہے،

۲۔ اللہ تعالی نے جب سے انسان کو پیدا کیا ہے اس وقت سے رسالت کا سلسلہ بھی قائم کیا ہے۔

۳۔ تماانبیاء کرام فرشتے تھے۔

۴۔ والدین کی محبت اللہ تعالی کا محبوب بن جانے کا ذریعہ ہے۔

خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ نبی کے لفظی معنی ------------------ ہے۔

۲۔ جس شخص کو اللہ تعالی انسانوں میں سے منصب رسالت کے لے منتخب فرماتے ہیں اس کو ------------------ کہتے ہیں

۳۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سلسلہ ------------------ کی آخری کڑی ہیں۔

۴۔ تمام انبیاء کرام معاشرہ کے صالح ترین اور ------------------ انسان ہوتے ہیں۔

NOT FOR SALE

(ب) عبادات

عبادت عربی زبان کے لفظ ''عبد'' سے نکلا ہے، جس کے معنی بندگی، اطاعت اور تعمیلِ حکم کے ہیں۔ جبکہ اصطلاح میں کسی کی بالادستی اور برتری کو تسلیم کر کے اس کے مقابلے میں اپنی آزادی اور خودمختاری سے دست بردار ہونے، سرتابی و مزاحمت کو چھوڑ کر اس کے سامنے اپنی عاجزی وانکساری کے اظہار کرنے کو عبادت کہتے ہیں۔

اسلام میں عبادت کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اپنا الٰہ اور رب مان کر اس کی پرستش و بندگی اور اطاعت کی جائے، تکلیف اور مصیبت کے وقت اللہ تعالیٰ ہی سے مدد مانگی جائے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور مہربانیوں کا اعتراف کرتے ہوئے دل وجان اور شوق ومحبت سے اس کے ہر حکم کی تعمیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق کی جائے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ۝

(سورہ فاتحہ آیت نمبر ٤)

ترجمہ: اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

اسلامی تعلیمات کے مطابق عبادت کا ایک مخصوص مفہوم ہے جس سے مراد وہ متعین صورتیں ہیں جو اسلام نے اللہ تعالی کی رضا کے حصول کے لئے مقرر کی ہیں اور ان کے لئے امتیازی شعائر اختیار کئے ہیں۔ ان کے لئے اوقات، مقداریں اور کیفیات متعین کر دی ہیں جن میں تبدیلی کی کوئی گنجائش نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شریعت کے معروف معنوں میں عبادت نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج کو کہتے ہیں جو اسلام کے نمایاں مظاہر ہیں اور جنہیں ارکان اسلام کا نام دیا جاتا ہے۔

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

NOT FOR SALE

اس کے علاوہ عبادت کا ایک وسیع اور عام مفہوم بھی ہے جس کے مطابق عبادت ہر اس عمل کو کہا جاتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی میں کیا جائے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے ایک مسلمان کے ہر عمل کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقوں کے مطابق ہو، عبادت کا نام دیا جاتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ عبادت ایک مسلمان کی تمام زندگی پر محیط ہے، اس کی زندگی کا ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہوتا ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْيَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴿۱۶۲﴾

(سورۃ الانعام آیت نمبر ۱۶۲)

ترجمہ: کہہ دیجیے کہ میری نماز اور میری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ رب العالمین ہی کے لیے ہے۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ﴿۵۶﴾

(سورۃ الذٰریٰت آیت نمبر ۵۶)

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اس لیے پیدا کیا ہے کہ میری عبادت کریں۔

مختصر یہ کہ قرآن وسنت کی روشنی میں عبادت کے تین پہلو ہیں جن میں سرفہرست اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہے۔ عبادت کے دوسرے پہلو کو حقوق اللہ کہا جاتا ہے۔ یہ وہ عبادات ہیں جن کے ذریعے افراد کی تربیت کی جاتی ہے، مثلاً نماز کے بارے میں بتایا گیا ہے کہ یہ فحش اور برے کاموں سے روکتی ہے۔ زکوٰۃ کا مقصد دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہوجانے سے روکنا ہے۔ روزے کی فرضیت کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے جبکہ حج اللہ تعالیٰ کی رضا اور محبت کی خاطر

NOT FOR SALE

جان و مال اور تمام تر خواہشات قربان کرنے کا نام ہے۔

عبادت کے تیسرے پہلو کا تعلق حقوق العباد سے ہے، یہ انسان کے اس رویے کا نام ہے جو وہ دوسرے انسانوں، حیوانوں اور نباتات کے ساتھ روا رکھتا ہے، اس لئے مومن کو تمام انسانوں اور دیگر مخلوقات کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید کی گئی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۸۳)

ترجمہ: اور لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو۔

ہمیں چاہئے کہ ہم اسلام کے صحیح اصولوں کے مطابق قرآن وسنت پر عمل کرتے ہوئے اپنی زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں بسر کریں تاکہ دنیا و آخرت میں کامیابی سے ہم کنار ہو سکیں۔

مشق

(1) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔
- (۱) اسلام میں عبادت کے معنی و مفہوم اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔
- (۲) اسلام میں عبادت تمام زندگی پر محیط ہے، وضاحت کریں۔

(2) درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔
- (۱) عبادت کے لغوی معنی کیا ہیں؟
- (۲) عبادت کا شرعی مفہوم کیا ہے؟
- (۳) شریعت کے معروف معنوں میں عبادت سے کیا مراد ہے؟

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(۴) وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا کا ترجمہ و تشریح کریں۔

(3) خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کریں۔

(۱) عبادت عربی زبان کے لفظ "------------" سے نکلا ہے۔

(۲) عبادت کے معنی بندگی، ---------- اور تعمیلِ حکم کے ہیں۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی بندگی اور ---------------- کے لئے پیدا کیا ہے۔

(۴) نماز ------------ سے روکتی ہے۔

(4) صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

(۱) سورہ فاتحہ میں مومن کو ایک اللہ سے مدد مانگنے کی تلقین کی گئی ہے۔

(۲) زکوٰۃ فحش اور برائیوں سے روکتی ہے۔

(۳) روزے کی فرضیت کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے۔

(۴) حج کا مقصد دولت کو چند ہاتھوں میں جمع ہو جانے سے روکنا ہے۔

(5) درست جواب کا انتخاب کریں۔

(۱) سبق میں عبادت کے کتنے پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی ہے؟

(دو، تین، چار)

(۲) اللہ تعالیٰ نے انسان کو کس لئے پیدا کیا ہے؟

(عبادت کے لئے، کمانے کے لئے، کھانے کے لئے)

(۳) عبادت کا اولین مقصد کیا ہے؟

(اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا، لوگوں کے ساتھ بھلائی کرنا، والدین کی خدمت کرنا)

(۴) حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟

(بندوں کے حقوق، والدین کے حقوق، اللہ تعالیٰ کے حقوق)

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

۲۔ دعا کی اہمیت و فضیلت

معنی اور مفہوم:

دعا عربی زبان میں پکارنے اور مانگنے کو کہتے ہیں۔ اصطلاح میں دعا اس اچھی آرزو کا نام ہے جو اللہ تعالیٰ سے مانگی جائے۔

دعا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور ہستی سے نہ مانگی جائے۔ انسان پیدائشی کمزور اور محتاج ہے۔ ضرورت اور تکلیف کے وقت انسان دوسروں کو پکارتا ہے اور مدد کا طلب گار رہتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں مومنوں کو تاکید کی گئی ہے کہ وہ صرف اللہ تعالیٰ کو پکارا کریں اس لیے کہ وہ انسان کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ ؕ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۱۸٦)

ترجمہ: اور (اے پیغمبر) جب تم سے میرے بندے میرے بارے میں دریافت کریں تو (کہہ دیجیے کہ) میں تو (تمہارے) پاس ہی ہوں جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا قبول کرتا ہوں تو ان کو چاہیے کہ میرے حکموں کو مانیں اور مجھ پر ایمان لائیں تا کہ نیک رستہ پائیں۔

awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ایک اور جگہ ارشاد ربانی ہے:

وَلَقَدۡ خَلَقۡنَا الۡاِنۡسَانَ وَنَعۡلَمُ مَا تُوَسۡوِسُ بِهٖ نَفۡسُهٗ ۖ وَنَحۡنُ اَقۡرَبُ اِلَيۡهِ مِنۡ حَبۡلِ الۡوَرِيۡدِ۝ (سورۃ ق آیت نمبر ۱۶)

ترجمہ: اور ہم نے ہی انسان کو پیدا کیا ہے اور جو خیالات اس کے دل میں گزرتے ہیں ہم ان کو جانتے ہیں اور ہم اس کی رگ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا انسان کی فطرت کا تقاضا بھی ہے اور حاجت و مجبوری بھی۔ اس لیے کہ انسان اپنے رب کا بندہ ہے اور اسی کا محتاج ہے۔ چنانچہ ایک مسلمان پنج گانہ نماز میں اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتا ہے۔ سورۃ الفاتحہ کی یہ آیت اس لحاظ سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے:

اِيَّاكَ نَعۡبُدُ وَاِيَّاكَ نَسۡتَعِيۡنُ۝ (سورۃ الفاتحۃ آیت نمبر ۵)

ترجمہ: اے پروردگار ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں۔

اس سے واضح ہوتا ہے کہ ایک مومن نہ تو اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی عبادت کرتا ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو مدد کے لیے پکارتا ہے۔ دعا میں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ انسان کو جس چیز کی طلب اور جستجو ہو، اسے حاصل کرنے کے لیے بھرپور محنت اور کوشش کرتا رہے۔ قرآن مجید میں یہ بتایا گیا ہے کہ انسان جس چیز کے لیے محنت کرتا ہے اس کا صلہ ضرور ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَاَنۡ لَّيۡسَ لِلۡاِنۡسَانِ اِلَّا مَا سَعٰى۝ (سورۃ النجم آیت نمبر ۳۹)

ترجمہ: اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

دعا کی فضیلت:

قرآن وحدیث میں دعا کی بہت فضیلت آئی ہے، دعا کو بہترین عبادت کہا گیا ہے۔ قرآن مجید میں مومنین کو خصوصی طور پر اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کی تاکید کی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بندوں میں اللہ تعالیٰ کے قریب وہ بندے ہوتے ہیں جو زیادہ دعا مانگنے والے ہوتے ہیں۔ ایک اور جگہ فرمایا گیا ہے کہ بہترین ذکر لا الہ الا اللہ اور بہترین دعا الحمد للہ ہے۔ دعا کے بارے میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ اس سے انسانی تقدیر ہی بدل جاتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے پختہ عزم کے ساتھ دعا مانگنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ایک اور مقام پر آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد ہے:

مَنۡ فُتِحَ لَهٗ مِنۡكُمۡ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتۡ لَهٗ اَبۡوَابُ الرَّحۡمَةِ

(سنن ترمذی، کتاب الدعوات عن رسول اللہ)

ترجمہ: تم میں سے جس کے لئے دعا کا دروازہ کھولا گیا۔ اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے ہیں۔

ہمیں چاہیے کہ ہم دعا کی اصل حقیقت سے آگہی حاصل کریں۔ اپنی تمام تر زندگی احکام الٰہی کے مطابق ڈھالیں۔ محنت ومشقت کو اپنا شیوہ بنائیں۔ تکالیف اور مصائب میں صبر، برداشت اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کریں۔ اپنے مقصد کے حصول کے لیے مسلسل کوشش کریں اور پھر اپنے رب سے کامیابی وکامرانی کی دعا مانگیں۔ اسی طرح ہم اپنی قوم وملت کی تقدیر کو بدل سکتے ہیں اور ترقی کی راہ پر گامزن ہوسکتے ہیں۔

awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(ا) دعا کا معنی اور مفہوم کیا ہے؟

(۲) اسلام میں دعا کی اہمیت کیا ہے؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ قرآن مجید میں مومنوں کو کس سے مدد مانگنے کی تلقین کی گئی ہے؟

۲۔ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کا ترجمہ لکھیں۔

۳۔ حَبْلُ الْوَرِیْد کے معنی لکھیں۔

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ عربی زبان میں دعا کا کیا معنی ہے؟ (پکارنا، خاموش رہنا، رونا)

۲۔ اللہ تعالیٰ انسان کے کون سے عضو سے بھی زیادہ قریب ہے؟
(دل، شہ رگ، دماغ)

۳۔ حدیث طیبہ کی رو سے رحمت کے دروازے کس کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں؟
(جو دعا کا دروازہ کھول دے، جو مسجد کا دروازہ کھول دے، جو گھر کا دروازہ کھول دے)

۴۔ دعا کی قبولیت کی اساس کیا ہے؟ (خلوص نیت، محنت، دوسروں کی مدد)

NOT FOR SALE

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا انسان کی فطرت کا تقاضا ہے۔

۲۔ دعا سے انسانی تقدیر ہی بدل جاتی ہے۔

۳۔ صبر کو عبادت کا مغز کہا گیا ہے۔

۴۔ بہترین دُعا لا الٰہ الا اللہ ہے

5 خالی جگہیں مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ دعا عربی زبان میں ---------------- کو کہتے ہیں۔

۲۔ اصطلاح میں دعا اس اچھی آرزو کا نام جو ---------------- سے مانگی جائے۔

۳۔ عمل کیلئے ضروری ہے کہ وہ ---------------- کے مطابق ہو۔

اللہ تعالیٰ انسان کی ------------ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

۳۔ زکوٰۃ (فضیلت اور معاشرتی اہمیت)

معنی اور مفہوم:

زکوٰۃ عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی پاک کرنے کے ہیں۔ جو مسلمان زکوٰۃ ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق اپنے مال کو پاک کرلیتا ہے اور اس کے ذریعے اپنے دل کو بھی دولت کی ہوس اور لالچ سے پاک کر لیتا ہے۔ مال و دولت کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ کی محبت کو اپنے دل میں جگہ دیتا ہے اور اسی کے حکم پر اپنی دولت کو قربان کرتا ہے۔ زکوٰۃ کی ادائیگی سے ایک مسلمان کے دل میں یہ احساس بھی پیدا ہوتا ہے کہ جو دولت وہ کماتا ہے وہ اس کی اپنی ملکیت نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی ایک امانت ہے۔ اس احساس کے تحت ایک مسلمان اپنے تمام تر معاشی معاملات کو احکام الٰہی کے تابع بنالیتا ہے

زکوٰۃ کا دوسرا نام صدقہ بھی ہے جس کا اطلاق عام طور پر ہر مالی اور جسمانی امداد اور نیکی پر بھی ہوتا ہے، لیکن فقہی اصطلاح میں زکوٰۃ صرف اس مالی عبادت کو کہتے ہیں جو ہر اس مسلمان پر واجب ہے جو مقرر نصاب کا مالک ہو۔

زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن اور ایک اہم عبادت ہے۔ قرآن مجید میں ایمان کے بعد جہاں بھی اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے تو بالعموم دو اعمال یعنی نماز اور زکوٰۃ کا ذکر آتا ہے۔ ایک سچے مومن کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ لَهُمْ
أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ﴿٢٧٧﴾

(سورۃ البقرۃ آیت نمبر ۲۷۷)

NOT FOR SALE

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے رہے ان کو ان کے کاموں کا صلہ اللہ کے ہاں ملے گا اور قیامت کے دن ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ وہ غمناک ہوں گے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جسمانی عبادات میں نماز اور مالی عبادات میں زکوٰۃ کا درجہ سب سے بلند ہے۔ نماز خالق و مخلوق کے درمیان باہمی سلسلہ اور رابطہ کا نام ہے تو زکوٰۃ انسانوں کے درمیان ہمدردی اور ایک دوسرے کی امداد اور معاونت کا نام ہے۔

زکوٰۃ کی فضیلت

زکوٰۃ ایک کثیر المقاصد مالی عبادت ہے انسان کی معاشی اور معاشرتی زندگی پر اس کے دیرپا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ سے معاشرے کے غریب افراد کی مدد کی جاتی ہے۔ قرآن مجید میں فقراء اور مساکین کو کھانا کھلانے اور ان کی مالی مدد کرنے کی بار بار تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

وَيُطْعِمُونَ الطَّعَامَ عَلَىٰ حُبِّهِ مِسْكِينًا وَيَتِيمًا وَأَسِيرًا ﴿٨﴾ إِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ
لِوَجْهِ اللَّهِ لَا نُرِيدُ مِنْكُمْ جَزَاءً وَلَا شُكُورًا ﴿٩﴾

(سورۃ الدھر آیت نمبر ۸،۹)

ترجمہ: اور (باوجود یہ کہ خود ان کو کھانے کی چاہت ہوتی ہے) وہ فقیروں، یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں ہم تم کو محض اللہ کی خوشنودی کے لیے کھلاتے ہیں۔ نہ تم سے بدلہ چاہتے ہیں اور نہ شکر گزاری۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی ہمیشہ معاشرے کے نادار اور غریب لوگوں کی مدد فرمایا کرتے تھے۔

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت:

زکوٰۃ ایک اہم مالی عبادت کے ساتھ ساتھ ایک معاشرتی اصلاحی عمل بھی ہے جس سے بہت ساری برائیوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ معاشرے میں زیادہ تر بگاڑ اور معاشرتی خرابیاں دولت کی کثرت اور قلت سے پیدا ہوتی ہیں۔ کثرت دولت کے بارے میں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

أَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ ۝١ حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ ۝٢

(سورۃ التکاثر آیت نمبر ۱،۲)

ترجمہ: (لوگو) تم کو زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنے کی خواہش نے غفلت میں ڈالے رکھا۔ یہاں تک تم نے قبریں جا دیکھیں۔

ایک اور جگہ دوسری معاشرتی خرابیوں کے ساتھ ان لوگوں کا تذکرہ بھی کیا گیا ہے جو مال دولت کو گن گن کر رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَيْلٌ لِّكُلِّ هُمَزَةٍ لُّمَزَةٍ ۝١ الَّذِىْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝٢
يَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗٓ اَخْلَدَهٗ ۝٣

(سورۃ الھمزہ آیت نمبر ۱،۲،۳)

ترجمہ: ہر غیبت کرنے والے اور طعنہ دینے والے کی خرابی ہے۔ جو مال جمع کرتا ہے اور اس کو گن گن کے رکھتا ہے۔ شاید وہ خیال کرتا ہے اس کا مال اس کی ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا۔

معاشرے کے دولتمند افراد تنگدست افراد کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں یہ مال دولت اُن کا ذاتی وصف اور کمال ہے۔ دوسری طرف نادار لوگ مالداروں کے ساتھ بغض اور نفرت رکھتے ہیں جس سے معاشرتی تضاد

NOT FOR SALE

اور طبقاتی کشمکش جنم لیتی ہے۔ پورا معاشرہ اس کی زد میں آ جاتا ہے اور معاشرتی تباہی یقینی ہو جاتی ہے۔

اسلام نے زکوٰۃ کی فرضیت سے اس معاشرتی تضاد کا خاتمہ کیا ہے اور زکوٰۃ کی وجہ سے دولت معاشرے کے چند افراد کے ہاتھوں میں جمع نہیں ہوتی۔ دولت کی گردش سے ایک طرف معاشی ترقی کا راستہ کھل جاتا ہے تو دوسری طرف بہت ساری معاشرتی خرابیوں کا بھی خاتمہ ہو جاتا ہے۔

مشق

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(۱) زکوٰۃ کی معاشرتی اہمیت قرآن مجید کی روشنی میں تحریر کریں۔

(۲) زکوٰۃ کی فضیلت پر نوٹ لکھیں۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ زکوٰۃ کے نصاب سے کیا مراد ہے؟

۲۔ زکوٰۃ کا شرعی مفہوم کیا ہے؟

۳۔ قرآن مجید میں مال جمع کرنے اور اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ نہ کرنے والوں کے بارے میں کیا وعید آئی ہے؟

۴۔ کن لوگوں کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ قیامت کے دن ان پر خوف نہیں ہوگا؟

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ زکوٰۃ کا لفظی معنی کیا ہے؟ (پاک کرنا، عبادت کرنا، ایک دوسرے کی مدد کرنا)

۲۔ زکوٰۃ کا دوسرا نام کیا ہے؟ (صدقہ، سخاوت، شجاعت)

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

۳۔ هُمَزَةٍ کے معنی ہیں: (طعنہ دینے والا، غیبت کرنے والا، نماز چھوڑنے والا)

۴۔ قرآن مجید کی رو سے انسان کو کس چیز کی حرص نے غفلت میں رکھا ہے؟
(کثرتِ مال، آسائش، زندگی)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ زکوٰۃ ایک جسمانی عبادت ہے۔

۲۔ زکوٰۃ ہر مسلمان مرد وزن پر فرض ہے۔

۳۔ زکوٰۃ کا دوسرا نام قربانی بھی ہے۔

۴۔ زکوٰۃ کی وجہ سے دولت چند ہاتھوں میں جمع نہیں ہوتی ہے۔

5 خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ قرآن مجید میں ایمان کے بعد جہاں بھی اعمال صالحہ کا ذکر آتا ہے
تو بالعموم دو اعمال یعنی ------ اور زکوٰۃ کا ذکر آتا ہے۔

۲۔ التَّكَاثُرُ کے معنی ------------ ہے۔

۳۔ زکوٰۃ انسانوں کے درمیان ہمدردی اور ---------------- کا نام ہے۔

۴۔ ہر غیبت کرنے والے اور ------------ دینے والے کے لیے خرابی ہے۔

NOT FOR SALE

شانِ رِسالت اور ختم نبوت:

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں انسانوں کی رہنمائی کیلئے اپنے خاص بندے بھیجے، جن کو انبیاء و رسل کہتے ہیں۔
چنانچہ ارشاد ربانی ہے۔

وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّاخَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ (سورۃ فاطر آیت 24)

ترجمہ: ''اور کوئی امت نہیں مگر اس میں ہدایت والا گزر چکا ہے (یعنی ہر ایک قوم میں ہم نے پیغمبر بھیجا تھا ڈرانے کو)''

سب سے پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ہر مسلمان کے لیے تمام انبیاء کرام کی نبوت پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اس کو عقیدۂ رسالت کہا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری پیغمبر بنا کر بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت/رسالت کا سلسلہ ختم کر دیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَنَاخَاتَمُ النَّبِيّٖنَ لَانَبِيَّ بَعْدِیْ۔ (ترمذی)

ترجمہ: ''میں آخری نبی ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا''۔

اس سے معلوم ہوا کہ قیامت تک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی بھی نبی کسی بھی صورت نہیں آئے گا۔ اب اگر کوئی بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ کَذَّاب (جھوٹا) ہوگا اور قرآن و حدیث کی رو سے مسلمان نہیں کہلائے گا۔

عقیدۂ ختم نبوت اسلام کا وہ بنیادی عقیدہ ہے جس پر ہر مسلمان کے لئے ایمان رکھنا نہایت ضروری ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت پر ایمان رکھے بغیر کوئی شخص مسلمان نہیں کہلایا جا سکتا۔

عقیدۂ ختم نبوت کی مثال درخت کے تنے کی سی ہے۔ اسلام کے دیگر اعمال مثلاً نماز، روزہ، زکوۃ، اور حج وغیرہ کی مثال شاخوں کی سی ہے۔ جس طرح شاخ بغیر تنے کے نہیں رہ سکتی اسی طرح عقیدۂ ختم نبوت کے بغیر کوئی بھی عمل کارآمد نہیں۔
لہٰذا ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ عقیدۂ ختم نبوت کو سمجھے اور اس پر مضبوط ایمان رکھے۔

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ا۔ فتح مکہ

اسباب:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور قریش مکہ کے درمیان ''حدیبیہ'' کے مقام پر جو صلح ہوئی تھی وہ زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہ سکی۔ قریش نے اپنے حلیف قبیلہ بنوبکر کے ساتھ مل کر مسلمانوں کے حلیف قبیلہ بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا اور جب انھوں نے خاص حرم شریف میں پناہ لی تو وہاں بھی انھیں نہ چھوڑا اور بے دردی سے قتل کیا، جس پر قبیلہ خزاعہ کے چند سردار رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں شکایت لے کر پہنچے اور مسلمانوں سے قریش کی اس زیادتی کا بدلہ لینے کی درخواست کی۔

واقعات:

رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم دس ہزار کا لشکر لے کر 10 رمضان المبارک سن ۸ ہجری کو مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور صحابہ کرامؓ روزہ سے تھے۔ مغرب کے وقت مقام کدید پر پہنچے تو روزہ افطار کیا۔ پھر روانہ ہوئے اور مکہ کے قریب "مَرُّ الظَّهران" پر پہنچ کر قیام کیا۔ قریش کو خبر ملی کہ مسلمان اُن کے سر پر آ پہنچے ہیں تو ان کے سب سے بڑے سردار ابوسفیان اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اس خبر کی تحقیق کے لیے نکلے اور دیکھا کہ میدان انسانوں سے بھرا ہوا ہے اور ساری فضا آگ کے شعلوں سے روشن ہے وہ اس قدر تعداد میں مسلمانوں کو دیکھ کر سہم گئے اور ہکا بکا رہ گئے۔

اسی حالت میں اسلامی لشکر کے پہرے داروں نے انہیں دیکھ لیا اور پکڑ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابوسفیان کو دیکھتے ہی تلوار میان سے نکالی اور کہنے لگے: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! اجازت دیجیے کہ آج خدا کے اس دشمن کی گردن اُڑا دوں۔ ابوسفیان جو اب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا سب سے بڑا دشمن اور قریش کے تقریباً تمام معرکوں میں ان کی فوج کا سپہ سالار تھا، انھیں رحمتِ عالم نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارش پر معاف فرما دیا۔ رات بھر ابوسفیان حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خیمے میں رہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے محبت کے لہجے میں پوچھا: ابوسفیان! کیا اللہ اور اُس کے رسولؐ پر ایمان لانے میں اب بھی کچھ تامل ہے؟ ابوسفیان نے ندامت کے ساتھ گردن جھکا لی اور کہا: نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم! آپؐ کے رحم و کرم کے قربان، میں مسلمان ہوتا ہوں۔ یہ کہہ کر کلمہ شہادت پڑھا اور مسلمان ہو گئے۔

مکہ مکرمہ میں داخلہ:

آخر کار وہ وقت آ گیا کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو۔ اللہ تعالیٰ کے وہ رسول جو کافروں کے نرغہ سے نکل کر رات کی تاریکی میں اپنے رفیق کے ساتھ مکّہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوئے تھے، دس ہزار صحابہ کرام کے جُھرمٹ میں فاتح کی حیثیت سے دوبارہ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ داخل ہونے کی شان یہ تھی کہ ہر قبیلہ اپنے اپنے سردار کے پیچھے پیچھے اپنا جھنڈا اُٹھائے چلا آ رہا تھا۔ سب سے آخر میں انصار و مہاجرین کے گروہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تشریف لا رہے تھے۔ آپؐ اپنی اونٹنی قصویٰ پر اپنے خادم زادہ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنھما کے ساتھ سوار تھے۔ آپؐ کی گردن مبارک رب العزت کی بارگاہ میں جھکی ہوئی تھی اور آپؐ فرما رہے تھے۔

''اَللّٰھُمَّ اِنَّ الْعَیْشَ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ'' (بخاری، کتاب الجہاد والسیر)

ترجمہ: ''اے میرے اللہ! آخرت کی زندگی ہی اصلی زندگی ہے''

بیس رمضان ۸ھ کو جمعہ کے دن نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حکم دیا کہ فوج مختلف راستوں سے شہر میں داخل ہو اور ان ہدایات کی پابندی کرے۔

لشکر اسلام کو ہدایات:

ا۔ جو شخص ہتھیار پھینک دے، اسے قتل نہ کیا جائے۔
۲۔ جو شخص خانہ کعبہ کے اندر پناہ لے، اسے قتل نہ کیا جائے۔
۳۔ جو شخص اپنے گھر کے اندر رہے، اسے قتل نہ کیا جائے۔
۴۔ جو شخص ابوسفیان اور حکیم ابن حزام کے گھر میں پناہ لے، اسے قتل نہ کیا جائے۔
۵۔ بھاگنے والے کا تعاقب نہ کیا جائے۔
۶۔ زخمی اور اسیر کو قتل نہ کیا جائے۔
۷۔ بوڑھوں، بچوں اور عورتوں کو قتل نہ کیا جائے۔

NOT FOR SALE
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

شہر میں داخل ہونے والے دستوں میں سے صرف اس دستہ کا جو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماتحت تھا، کچھ مقابلہ ہوا جس میں اہل مکہ کو بھاگنا پڑا۔ باقی سب دستے بغیر کسی مزاحمت کے مکہ مکرمہ میں داخل ہو گئے اور اس طرح مکہ مکرمہ نہایت امن و سکون کے ساتھ فتح ہو گیا۔ اس فتح کو قرآن مجید میں فتح مبین (کھلی فتح) کہا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم خانہ کعبہ تشریف لے گئے اور حجر اسود کو بوسہ دے کر نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ لشکر اسلام نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا جس سے سارا شہر گونج اُٹھا۔ مسلمانوں کے جوش و خروش کا یہ عالم تھا کہ وہ لگاتار نعرے بلند کئے جا رہے تھے۔ چنانچہ اس وقت تک نہ رُکے جب تک خود رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے انھیں نہ روکا۔ اس کے بعد آپؐ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا۔ خانہ کعبہ کے اندر چاروں طرف تین سو ساٹھ بُت رکھے ہوئے تھے۔ اس وقت آپؐ کے دست مبارک میں لکڑی کی چھڑی تھی۔ آپؐ ایک ایک بُت کو گراتے جاتے اور فرماتے جاتے تھے۔

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ؕ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ﴿۸۱﴾

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۸۱)

ترجمہ: حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بیشک باطل نابود ہونے والا ہے۔

اس کام سے فارغ ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمانؓ بن طلحہ کو طلب فرمایا جو خانہ کعبہ کے کلید بردار تھے، ان سے خانہ کعبہ کی چابی لے کر اندر داخل ہوئے اور شکرانے کے نوافل ادا کئے۔ آپؐ نے کلید کعبہ واپس عثمان بن طلحہ کو عطا فرمائی۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ فتح مکہ کے واقعات پر نوٹ لکھیں۔

۲۔ فتح مکہ کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے لشکر اسلام کو کون کون سی ہدایات دی تھیں؟

۳۔ فتح مکہ کے اسباب بیان کریں۔

NOT FOR SALE

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ عقیدۂ رسالت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ عقیدۂ ختم نبوت کا تعارف حدیث کی روشنی میں بیان کریں؟

۳۔ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت ایک مثال سے واضح کریں؟

۴۔ فتح مکہ کس سن ہجری میں ہوا؟

۵۔ نبی کریم نے خانہ کعبہ میں رکھے گئے بتوں کے ساتھ کیا کیا؟

۶۔ فتح مکہ میں لشکر اسلام کی تعداد کیا تھی؟

۷۔ لشکر اسلام کی خبر لینے کے لیے مکہ کا کون سا سردار مسلمانوں کے پاس آیا تھا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ قریش نے اپنے حلیف قبیلہ سے مل کر کس کو قتل کیا؟ (بنی خزاعہ کے آدمی کو، بنی ہاشم کو، بنی بکر کو)

۲۔ مکہ کے قریب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کہاں قیام کیا؟ (مرالظہران پر، عرفات پر، جدہ پر)

۳۔ خانہ کعبہ کی چابی کس کے پاس ہوتی تھی؟ (عثمان ابن طلحہ کے، ابوسفیان کے، حضرت عباسؓ کے)

۴۔ کفار مکہ کے بارے میں آپؐ نے کیا فیصلہ کیا؟ (قتل کرنے کا، معاف کرنے کا، قیدی بنانے کا)

4۔ صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ ۱۰ھ میں مکہ فتح ہوا۔

۲۔ فتح مکہ میں مسلمانوں کی تعداد دس ہزار تھی۔

۳۔ خالد بن ولید کے دستے نے مزاحمت نہ کی۔

۴۔ کلید کعبہ بنی حضرت علیؓ کے حوالہ کی گئی۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ نے نبوت اور۔۔۔۔۔۔ کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا۔

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

۲۔ ہر مسلمان پر لازم ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کو سمجھے اور اس پر مظبوط ---------- رکھے۔

۳۔ اگر کوئی بھی شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ --------- ہوگا۔

۴۔ حق آ گیا اور ----------- نابود ہو گیا۔

۵۔ فتح مکہ کے وقت ---------- خانہ کعبہ کا کلید بردار تھا۔

۶۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ سے ------------- کو روانہ ہوئے۔

۷۔ مسلمان پہرہ داروں نے مکہ کے سردار --------------- کو پکڑ لیا تھا۔

۲۔ غزوۂ حُنَین

فتح مکہ کے بعد اسلام عرب کے بیشتر حصوں میں پھیل گیا۔ عرب میں کثرت سے وہ لوگ تھے جو اسلام کی حقانیت کا پورا یقین رکھنے کے باوجود قریش کے ڈر سے مسلمان نہ ہوئے۔ وہ فتح مکہ کا انتظار کر رہے تھے۔ فتح مکہ کے بعد وہ سب کے سب جوق در جوق اسلام میں داخل ہو گئے، باقی عرب کی بھی ہمت نہ رہی کہ اسلام کے مقابلے میں کھڑے ہوں۔

لیکن مکہ اور طائف کے درمیان بنو ثقیف اور ہوازن کے دو قبیلے آباد تھے۔ یہ بہت بہادر اور سرکش تھے۔ جب انھیں "فتح مکہ" کی خبر ملی تو بہت پریشان ہوئے۔ انھوں نے سوچا کہ اب تک تو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اپنی قوم قریش سے مقابلہ کی وجہ سے ہماری طرف رُخ کرنے کا موقع نہ ملا تھا۔ قریش سے فارغ ہونے کے بعد اب وہ ہماری خبر لیں گے، اس لیے بہتر یہ ہے کہ ہم خود ہی اُن پر حملہ کر دیں۔ چنانچہ ان دونوں قبیلوں نے چند دوسرے قبیلوں کو بھی اپنے ساتھ ملایا اور لشکر لے کر مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور وادی حنین میں اترے۔ انھوں نے اپنے سردار مالک بن عوف کے مشورہ سے اپنی خواتین، بچوں اور مال و مویشی کو بھی ساتھ لے لیا تا کہ کوئی شخص میدان جنگ سے فرار نہ ہو۔

یہ اطلاع پا کر نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم بھی مکہ مکرمہ سے آگے بڑھے۔ آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ساتھ بارہ ہزار کا لشکر تھا۔ جس میں دس ہزار مہاجرین اور انصار تھے جب کہ باقی دو ہزار نو مسلم تھے جو فتح مکہ میں مسلمان ہوئے تھے۔ اب تک یہ اسلامی لشکروں میں سب سے بڑی تعداد تھی۔

۶ شوال ۸ ھ کو یہ اسلامی لشکر روانہ ہوا۔ اس زبردست لشکر کی شان و شوکت دیکھ کر بعض مسلمانوں میں گھمنڈ پیدا ہوا اور ان کی زبان سے بے اختیار نکلا کہ اس لڑائی میں ہم نہیں ہار سکتے۔ دشمن نے ایک تنگ و دشوار گذار درّہ میں گھات لگائی ہوئی تھی اور اپنے تیر اندازوں کو وہاں بٹھا رکھا تھا۔ جب لشکر اسلام کا اگلا حصہ وہاں پہنچا تو انھوں نے اتنے تیر برسائے کہ مسلمانوں کے پاؤں اُکھڑ گئے۔ جب پچھلے دستوں نے انھیں پسپا ہوتے ہوئے دیکھا تو وہ بھی پسپا ہوئے اور اسی طرح سارا لشکر تتّر بتّر ہو گیا۔

اس پسپائی کا ظاہری سبب تو یہی بے ترتیبی تھی۔ لیکن حقیقی سبب وہ ہے جس کی طرف قرآن مجید نے اشارہ کیا ہے یعنی مسلمان اس وقت خلاف عادت اپنی کثرت اور ساز و سامان دیکھ کر خوش ہو رہے تھے اور بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی زبان پر یہ کلمات آ گئے کہ آج ہم مغلوب نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو تنبیہ کرنے کے لیے یہ صورت ظاہر فرمائی تا کہ مسلمان سمجھ لیں کہ ہماری فتح و شکست ہمارے ہاتھوں اور تیروں، تلواروں کا کھیل نہیں بلکہ اس میں نصرت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔ بدر میں بے سروسامانی کے ساتھ فتح اور حنین میں اس قدر ساز و سامان کے باوجود شکست کا یہی راز تھا۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس وقت دو زرہیں پہنے ہوئے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جب چاروں طرف سے حملہ آوروں کو بڑھتے اور اپنے لشکر کو بھاگتے دیکھا تو آپؐ کے حکم سے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک دلیرانہ آواز دی جس سے لوگوں کے اکھڑے ہوئے قدم پھر جم گئے اور طرفین سے قتل و قتال شروع ہو گیا۔ ادھر آپؐ نے زمین سے ہاتھ میں مٹی اُٹھا کر دشمن کی طرف پھینکی جس کو اللہ تعالیٰ نے مخالف لشکر کے ہر سپاہی کی آنکھ میں پہنچا دیا تھا۔ آخر دشمن مغلوب ہو کر بھاگا اور اس کا لشکر دو حصوں میں بٹ گیا۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مالک بن عوف اپنے سپاہیوں کو لے کر قلعہ طائف میں جا ٹھہرا۔ دوسرا گروہ جو کہ اہل وعیال اور مال وزر پر مشتمل تھا۔ اوطاس کی گھاٹی میں جا چھپا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قلعہ طائف کے محاصرے کا حکم دیا اور اوطاس کی طرف ابو عامر اشعریؓ کو مامور فرمایا۔ ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہاں پہنچ کر دشمن کے اہل وعیال اور مال وزر پر قبضہ کرلیا۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اس لشکر کی کامیابی کا علم ہوا تو قلعہ کے محاصرہ کو اٹھا دینے کا حکم دیا۔ کیونکہ ان لوگوں پر اہل وعیال کے جاتے رہنے کی بھاری مصیبت پڑ چکی تھی۔ اوطاس میں چوبیس ہزار اُونٹ، چار ہزار بکریاں، چار ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار قیدی مسلمانوں کے ہاتھ لگے تھے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابھی میدان جنگ کے قریب ہی ٹھہرے ہوئے تھے کہ قبیلہ ہوازن کے چھ سردار آئے اور انھوں نے رحم کی درخواست پیش کر دی۔ ان میں وہ لوگ بھی تھے جنھوں نے طائف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر پتھر برسائے تھے اور وہاں سے حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو بے ہوشی کی حالت میں اُٹھا کر لائے تھے۔

آپؐ نے قبیلہ ہوازن کے سرداروں سے ارشاد فرمایا کہ میں نے تمھارا بہت انتظار کیا جب تم نہ آئے تو میں نے مال واسباب اور تمام قیدی لشکر پر تقسیم کر دیے، دو چیزوں میں سے ایک چیز کو اختیار کرلو۔ مال واسباب لے لو یا اپنے اہل وعیال کو چھڑا لو۔ وفد نے کہا کہ ہم کو اہل وعیال زیادہ عزیز ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا اور میرے خاندان عبدالمطلب کا جو حصہ ہے وہ میں نے تم کو دے دیا۔ باقی جو حصہ مسلمانوں کے قبضہ میں آچکا ہے سو اس بارے میں تمھاری سفارش کروں گا۔ چنانچہ آپؐ نے سفارش کی، تو سب نے اپنی خوشی سے تمام قیدی آزاد کر دیے۔ چند افراد نے تامل کیا تو آپؐ نے ان کا معاوضہ دے دیا۔ اس طرح یہ وفد اپنے چھ ہزار قیدیوں کو لے کر واپس ہوا۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ غزوۂ حنین کے اسباب کیا تھے؟

۲۔ غزوۂ حنین کے واقعات تحریر کریں؟

2۔ درجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ غزوۂ حنین کس سن ھجری میں پیش آیا تھا؟

۲۔ لشکر اسلام کی تعداد کیا تھی؟

۳۔ غزوۂ حنین کن قبائل کے ساتھ ہوا تھا؟

۴۔ مالک بن عوف نے اپنے قبیلے کو کیا مشورہ دیا تھا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ مالک بن عوف اپنے سپاہیوں کو لے کر کہاں ٹھہرا؟ (قلعہ طائف، تبوک، وادی حنین)

۲۔ غزوۂ حنین کہاں کے قبائل کے ساتھ پیش آیا تھا؟ (طائف کے، نجد کے، مدینہ کے)

۳۔ غزوۂ حنین میں کافروں کا سردار کون تھا۔ (مالک بن عوف، شیبہ، ولید)

۴۔ غزوۂ حنین کے قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا؟ (معافی کا، ملک بدری کا، قتل کا)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ غزوۂ حنین کے قیدیوں کو قتل کیا گیا تھا۔

۲۔ غزوۂ حنین ۸ ھ میں پیش آیا تھا۔

۳۔ بنو ثقیف اور ہوازن نے شروع ہی سے اسلام قبول کیا تھا۔

۴۔ غزوہ حنین کے موقع پر دو ہزار نو مسلم بھی لشکر اسلام میں شامل تھے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ فتح مکہ کے بعد غزوہ ------------------ پیش آیا تھا۔

۲۔ فتح مکہ کے اکثر قبائل مسلمان ہوئے مگر بنو ثقیف اور ------------ نے اسلام کو قبول نہیں کیا۔

۳۔ غزوۂ حنین میں کفار کا سردار ------------------ تھا۔

۴۔ غزوۂ حنین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ------------------ زرہیں پہنے ہوئے تھے۔

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

۳۔ غزوہ تبوک

۹ھ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو خبر ملی کہ شام کا عیسائی بادشاہ جس سے مقام ''موتہ'' میں مسلمانوں کا مقابلہ ہو چکا تھا۔ قیصر روم کی مدد سے مدینہ پر حملہ کرنے کا ارادہ کر رہا ہے۔ یہ سال قحط کا تھا اور موسم بھی بہت گرم تھا اور پھر سفر بھی بہت دور کا تھا لیکن اسلام کے فدائی رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا حکم پاتے ہی تیار ہوگئے۔ بہت سے مسلمان ایسے تھے جن کے پاس سفر کا سامان نہ تھا اس لیے چندہ کرنے کی ضرورت پیش آئی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تمام صحابہ کرام کو اس نیک کام میں حصہ لینے کی دعوت دی۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دس ہزار دینار، تین سو اونٹ اور ساز و سامان کے علاوہ پچاس گھوڑے پیش کیے۔ جس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بھاری رقم رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کی تو آپ خوش ہو کر فرماتے جاتے تھے کہ اس نیکی کے بعد عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کوئی عمل انھیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ پھر دُعا کے لیے ہاتھ اُٹھائے اور فرمایا:

''اے اللہ! تو عثمان سے راضی ہو۔ میں اس سے راضی ہوں''

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنا سارا مال و متاع، جس کی قیمت چالیس ہزار درہم تھی، حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے قدموں میں لا کر ڈال دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: اے ابوبکر! تم نے اپنے بچوں کے لیے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت اطمینان کے ساتھ جواب دیا کہ

''اللہ اور رسول ان کے لیے کافی ہیں''

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا آدھا مال لے کر حاضر ہوئے۔ اسی طرح دوسرے دولت مند صحابہ کرام عبد الرحمٰن بن عوف، عباس و طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بڑی بڑی رقمیں چندہ میں دیں۔ مردوں کے علاوہ عورتوں نے بھی اس چندہ میں دل کھول کر حصہ لیا۔ بہت ساری خواتین نے اپنے زیور اُتار کر

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے۔

جب اسی طرح لشکر کا ساز و سامان تیار ہوگیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم تیس ہزار صحابہ کرام کا لشکر لے کر روانہ ہوئے، منافقین کی جماعت اس لشکر میں شریک نہیں ہوئی بلکہ انھوں نے دوسرے لوگوں کو بھی بہکانے کی کوشش کی اور ان سے کہا کہ اس گرمی میں مت نکلو۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو وحی بھیجی کہ ان منافقوں سے کہہ دو کہ جہنم کی آگ اس سے زیادہ گرم ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں خاندان کی دیکھ بھال کے لیے چھوڑ دیا اور اسلامی لشکر کا جھنڈا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عنایت فرمایا۔

تبوک کے مقام پر پہنچ کر آپؐ نے قیام فرمایا مگر غستانی بادشاہ مقابلہ کے لیے نہ آیا اور لڑائی نہ ہوئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم دس روز تک یہاں ٹھہرے رہے۔ اس دوران آس پاس کے قبائل نے حاضر ہو کر سر تسلیم خم کیا، صلح کی درخواست کی اور جزیہ دینا قبول کر کے اسلام کی پناہ میں آگئے۔

یہ غزوہ جزیرۃ العرب پر مسلمانوں کا اثر پھیلانے اور اسے تقویت پہنچانے میں بڑا مؤثر ثابت ہوا۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ غزوہ تبوک کے واقعات قلم بند کریں۔

۲۔ غزوہ تبوک کی اہمیت بیان کریں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ غزوہ تبوک میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندے میں کیا کیا دیا؟

۲۔ غزوہ تبوک کے موقعہ پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا حصہ ڈالا تھا؟

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

۳۔ غزوہ تبوک میں مسلمان خواتین نے کس طرح مدد کی؟

۴۔ غزوہ تبوک کے وقت منافقین نے کیا کیا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ غزوہ تبوک کون سے موسم میں ہوا تھا؟ (گرمی، سردی، بہار)

۲۔ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کا جھنڈا کس کے پاس تھا؟ (ابوبکر صدیقؓ، عثمان غنیؓ، عمر فاروقؓ)

۳۔ غزوہ تبوک میں سب سے زیادہ چندہ کس نے دیا تھا؟

(عثمان غنیؓ نے، ابوبکر صدیقؓ نے، عمر فاروقؓ نے)

۴۔ مقام تبوک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کتنے دن قیام کیا تھا؟

(دس دن، بیس دن، تیس دن)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ غزوہ تبوک فتح مکہ سے پہلے پیش آیا تھا۔

۲۔ غزوہ تبوک مسلمانوں اور مشرکین مکہ کے درمیان ہوا تھا۔

۳۔ مردوں کے علاوہ بچوں نے بھی اس چندہ میں دل کھول کر حصہ لیا تھا۔

۴۔ غزوہ تبوک میں جھنڈا حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملا تھا۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ سن ________ ہجری میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو عیسائیوں کی طرف سے مدینہ پر حملہ کرنے کی خبر ملی۔

۲۔ یہ سال ________ کا تھا۔

۳۔ ________ نے اپنا سارا مال و متاع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لا کر رکھ دیا۔

۴۔ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کی تعداد ________ تھی۔

NOT FOR SALE

۴۔ خطبہ حجۃ الوداع

حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم روئے زمین پر اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں، آپؐ کی بعثت کا مقصد بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کی بندگی کی طرف بلانا اور کفر و شرک کی تمام صورتوں کا خاتمہ کرنا تھا۔ سن دس ہجری میں جب سارا عرب اسلام کے زیر سایہ آچکا تھا۔ اللہ تعالیٰ کا پیغام ہر ایک کو پہنچ چکا تھا تو وحی کے ذریعے اشارہ دیا گیا کہ آپؐ جس مقصد کے لئے بھیجے گئے ہیں اس کی تکمیل ہو چکی ہے۔

ذیقعدہ سن دس ہجری کو ہر طرف یہ خبر پھیل گئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اسی سال حج کے لئے مکہ معظمہ تشریف لے جائیں گے جس پر سارا عرب آپؐ کے ساتھ فریضہ حج کی ادائیگی کے لئے اُمڈ آیا۔ ۲۶ ذیقعدہ سن دس ہجری کو آپؐ نے غسل فرما کر چادر اور تہبند باندھی اور نماز ظہر کے بعد مدینہ منورہ سے باہر نکلے۔ مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ذوالحلیفہ کے مقام پر رات گزاری اور دوسرے دن دوبارہ غسل فرما کر دو رکعت نماز ادا کی اور احرام باندھ کر قصویٰ نامی اُونٹنی پر سوار ہوئے اور بلند آواز سے یہ الفاظ فرمائے جو آج تک ہر حاجی کا ترانہ ہے:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ.

ترجمہ: اے اللہ میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں حاضر ہوں۔ سب تعریفیں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں، بادشاہی تیرے لئے ہے تیرا کوئی شریک نہیں۔

کم و بیش ایک لاکھ صحابہ کرام کے مجمع میں آپؐ منزل بمنزل آگے بڑھتے گئے، یہاں تک کہ ذوالحجہ کی پانچ تاریخ کو آپؐ مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ کعبہ نظر آیا تو فرمایا کہ اے اللہ! اس گھر کو عزت اور شرف دے۔ کعبہ کا طواف کیا، مقام ابراہیم علیہ السلام میں کھڑے ہو کر دو رکعت نماز ادا کی اور صفا کی پہاڑی پر چڑھ کر خطبہ دیا۔ آٹھویں ذی الحجہ کو آپؐ نے تمام مسلمانوں کے ساتھ منیٰ میں قیام فرمایا، دوسرے دن نویں ذی الحجہ کو صبح کی نماز پڑھ کر عام مسلمانوں

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

کے ساتھ عرفات آکر ٹھہرے۔ دوپہر ڈھل گئی تو قصوئی پر سوار ہوکر میدان عرفات میں آئے اور اونٹنی پر سوار ہوکر خطبہ دیا جس میں اسلام کے بنیادی اصول بتائے۔

اس کے بعد آپؐ نے صحابہ کرام کی معیت میں حج کے دوسرے مناسک ادا کیے۔ اس دوران اہل ضرورت اپنی اپنی ضرورت کے مسائل پوچھ رہے تھے اور آپؐ جواب دیتے جاتے تھے۔ آپؐ نے یہ بھی فرمایا کہ حج کے مسائل سیکھ لو، میں نہیں جانتا کہ پھر حج کرسکوں گا۔ حج کے تمام مشاغل سے فراغت حاصل کر کے ۱۴ ذی الحجہ کو فجر کی نماز بیت اللہ میں پڑھ کر سارا قافلہ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مہاجرین وانصار کے جمگھٹ میں مدینہ کی راہ لی۔

حجۃ الوداع کے موقع پر آپؐ نے ایک اہم خطبہ دیا جو تاریخ میں ''خطبۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے، جس کے چند اہم نکات درج ذیل ہیں:

۱۔ جاہلیت کے تمام دستور میرے قدموں کے نیچے ہیں۔

۲۔ عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

۳۔ تمام مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔

۴۔ جاہلیت کے تمام خون باطل کر دیے گئے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان کے ربیعہ بن حارث کا خون باطل کرتا ہوں۔

۵۔ جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے، سب سے پہلے میں اپنے خاندان، عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

۶۔ عورتوں کے معاملے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو۔ تمہارا حق عورتوں پر ہے اور عورتوں کا حق تم پر ہے۔

۷۔ تمہارا خون، تمہارا مال اور تمہاری آبرو قیامت تک اس طرح محترم ہے جس طرح آج کا دن یہ مہینہ اور یہ شہر محترم ہے۔

NOT FOR SALE

مشق

(1) درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

(۱) حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

(۲) خطبۃ الوداع کے اہم نکات کیا ہیں؟

(2) درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

(۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

(۲) نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آخری حج کب ادا کیا؟

(۳) حجۃ الوداع میں کم وبیش کتنے مسلمان تھے؟

(۴) ''لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ'' ترجمہ لکھیں۔

(3) خالی جگہیں مناسب لفظ سے پر کریں۔

(۱) ــــــــ سن دس ہجری کو آپؐ نے غسل فرما کر چادر اور تہبند باندھی اور نماز ظہر کے بعد مدینہ منورہ سے باہر نکلے۔

(۲) مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ــــــــــــــــ کے مقام پر رات گزاری۔

(۳) جاہلیت کے تمام دستور میرے ــــــــــــ کے نیچے ہیں۔

(۴) جاہلیت کے تمام خون ــــــــــــ کر دیے گئے۔

(4) صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

(۱) محرم سن دس ہجری نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوئے۔

(۲) عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت حاصل نہیں۔

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

(۳) خطبۃ الوداع کے موقع پر آپؐ قصویٰ نامی اونٹنی پر سوار تھے۔

(۴) جاہلیت کے تمام سود باطل کر دیے گئے۔ سب سے پہلے میں اپنے خاندان، عباس بن عبدالمطلب کا سود باطل کرتا ہوں۔

(5) درست جواب کا انتخاب کریں۔

(۱) مدینہ منورہ سے نکل کر آپؐ نے رات کہاں گزاری؟ (مقام ذو الحلیفہ، مقام عرفات، منیٰ)

(۲) آپؐ نے حج کے مشاغل سے فراغت کب حاصل کی؟ (۱۴ ذی الحجہ، ۱۵ ذی الحجہ، ۱۶ ذی الحجہ)

(۳) لَبَّیْکَ" کے معنی کیا ہیں؟ (میں حاضر ہوں، میں جانتا ہوں، میں گواہی دیتا ہوں)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے خطبۃ الوداع کے موقع پر کون سی چیز کو مضبوطی سے تھامے رکھنے کی تاکید فرمائی تھی؟ (قرآن و سنت، فقہ، علم الکلام)

NOT FOR SALE

۵۔ وصال

مکہ معظّمہ سے واپسی کے بعد ۲۶ صفر ۱۱ھ بروز پیر رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ایک لشکر جہاد روم کے لیے تیار فرمایا جس میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے اکابر صحابہ شامل تھے۔ اس لشکر کے امیر حضرت اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقرر ہوئے اور یہ آخری لشکر تھا جس کی روانگی کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے خود انتظام فرمایا تھا۔ یہ لشکر ابھی روانہ ہونے والا تھا کہ آپؐ کو بخار ہو گیا۔

۲۸ صفر ۱۱ھ بدھ کی رات میں آپؐ نے قبرستان بقیع میں تشریف لے جا کر اہل قبور کے لیے دعائے مغفرت کی اور فرمایا "اے قبر والو! تمہیں اپنا یہ حال اور قبروں کا قیام مبارک ہو، کیونکہ اب دنیا میں تاریک فتنے ٹوٹ پڑے ہیں"۔ وہاں سے تشریف لائے تو سر میں درد تھا اور پھر بخار ہو گیا اور یہ بخار تقریباً تیرہ روز تک متواتر رہا۔ اسی عرصہ میں آپؐ اپنے دستور کے مطابق ہر روز ازواج مطہرات کے حجروں میں منتقل ہوتے رہے۔ جب آپؐ کا مرض شدید ہو گیا تو ازواج مطہرات سے اجازت لی کہ ایام مرض میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں رہیں سب نے اجازت دے دی۔ رفتہ رفتہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ آپؐ مسجد تک بھی تشریف نہ لا سکے تو ارشاد فرمایا کہ صدیق اکبر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے کہو نماز پڑھائیں، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریباً سترہ (۱۷) نمازیں پڑھائیں، پھر ایک روز اتفاقاً صدیق اکبر رضی تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، انصار کی ایک مجلس پر گزرے تو وہ سب رو رہے تھے، سبب پوچھا تو کہا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مجلس کو یاد کر کے رو رہے ہیں۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ خبر آپؐ کو بھی پہنچا دی۔ یہ سن کر آپؐ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے کاندھوں پر ٹیک لگائے ہوئے باہر تشریف لائے، حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آگے آگے تھے، آپؐ منبر کی نچلی سیڑھی پر تشریف فرما ہوئے اور ایک بلیغ خطبہ دیا جس کے کلمات یہ ہیں:

NOT FOR SALE
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

اے لوگو! مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم اپنے نبی کی موت سے ڈر رہے ہو، کیا مجھ سے پہلے کوئی نبی ہمیشہ رہا ہے جو میں رہتا، ہاں میں اپنے پروردگار سے ملنے والا ہوں اور تم مجھ سے ملنے والے ہو، ہاں تمہارے ملنے کی جگہ حوض کوثر ہے، پس جو شخص یہ پسند کرے کہ بروز قیامت اس حوض سے سیراب ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے ہاتھ اور زبان کو فضول اور غیر ضروری باتوں سے روکے، میں تمہیں مہاجرین کے ساتھ حسن سلوک اور اتحاد کی وصیت کرتا ہوں اور ارشاد فرمایا کہ جب لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں تو ان کے حکام اور بادشاہ ان کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جب وہ اپنے پروردگار کی نافرمانی کرتے ہیں تو وہ ان کے ساتھ بے رحمی کرتے ہیں۔ اس کے بعد مکان میں تشریف لے گئے اور وفات سے پانچ یا تین روز پہلے پھر ایک مرتبہ باہر تشریف لائے۔ سر مبارک بندھا ہوا تھا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے۔ وہ پیچھے ہٹنے لگے تو آپؐ نے ہاتھ کے اشارہ سے منع فرمایا اور خود ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بائیں جانب بیٹھ گئے۔ نماز کے بعد ایک مختصر خطبہ دیا جس میں فرمایا:

"ابوبکر سب سے زیادہ میرے محسن ہیں اور اگر میں اللہ کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا، لیکن چونکہ اللہ کے سوا کوئی خلیل نہیں اس لیے ابوبکر میرے بھائی اور دوست ہیں" پھر فرمایا

"مسجد کی طرف جتنے لوگوں کے دروازے ہیں سوائے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے، سارے دروازے بند کر دیے جائیں۔

اس کے بعد بارہ ربیع الاول دوشنبہ کے روز لوگ صبح کی نماز حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے پڑھ رہے تھے کہ یکا یک آپؐ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کا پردہ کھول کر لوگوں کی طرف دیکھا اور تبسم فرمایا، صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر پیچھے ہٹنے لگے اور خوشی کی وجہ سے صحابہ کے قلوب نماز میں منتشر ہونے لگے۔ آپؐ نے ان کو ہاتھ سے اشارہ فرمایا کہ نمازیں پوری کرو اور خود اندر تشریف لے گئے اور پردہ چھوڑ دیا اور اس کے بعد پھر باہر تشریف نہیں لائے اور اسی روز ظہر کے بعد آپؐ کا وصال ہو گیا۔ اس وقت آپؐ کی عمر تقریباً تریسٹھ برس تھی۔

NOT FOR SALE

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔
ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے وصال پر نوٹ لکھیں۔
۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے بیماری کی حالت میں جو بلیغ خطبہ دیا تھا اس کے اہم نکات کون کون سے ہیں؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔
ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے آخری کون سا لشکر تشکیل دیا تھا؟
۲۔ کون سے مہینے اور کس سن ہجری میں آپؐ بیمار ہوئے تھے؟
۳۔ رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی بیماری کے دوران امامت کے فرائض کس نے انجام دیے؟
۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی وفات کس سن ہجری میں ہوئی تھی؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔
ا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے کس صحابی رضی اللہ عنہ کو آخری لشکر کا سپہ سالار مقرر کیا تھا؟
(حضرت اسامہؓ کو، حضرت ابوبکرؓ کو، حضرت عمرؓ کو)
۲۔ ۲۸ صفر ۱۱ھ چہار شنبہ کی رات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کون سے قبرستان میں تشریف لے گئے تھے؟
(شہدائے احد، شہدائے بدر، بقیع غرقد)
۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت کی تھی؟
(مہاجرین، انصار، اہل مکہ)
۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زندگی کے آخری لمحات کہاں گزارے؟
(حجرہ عائشہؓ میں، حجرہ سودہؓ میں، حفصہؓ کے حجرہ میں)

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

۱۔ صفر کے مہینے ۱۱ھ کو آپؐ بیمار ہوئے۔

۲۔ تقریباً ۴ دن آپؐ بیمار رہے۔

۳۔ آپ کی زندگی میں ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز پڑھائی۔

۴۔ اگر میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کو خلیل بناتا تو عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بناتا۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے ------------ کو آخری لشکر کا امیر مقرر کیا۔

۲۔ سن ------------ ہجری میں آپؐ بیمار ہوئے تھے؟

۳۔ تقریباً ------------ روز متواتر آپؐ علیل رہے۔

۴۔ آخری آرام آپؐ نے حضرت ------------ کے حجرے میں فرمایا تھا۔

NOT FOR SALE

باب چہارم

اخلاق و آداب

۱۔ سخاوت کی فضیلت اور بخل کی مذمت

(الف) سخاوت کی فضیلت:

مفہوم:

اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کی خاطر اپنا مال ضرورت مندوں پر خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے اس کا مقصد دکھاوا یا بدلے کی خواہش نہ ہو۔

فضیلت:

اسلام کے اخلاقی نظام میں سخاوت بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں سخاوت کی بہت فضیلت بیان کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے "کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے تو وہ اسے اس کے لیے کئی گنا کر دے" اس طرح ارشاد ربانی ہے: "اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اسکی محبت میں مسکین، یتیم اور قیدی کو کھانا کھلاتے ہیں۔ اور ان سے کہتے ہیں کہ ہم اللہ کی خاطر تمھیں کھلا رہے ہیں تم سے کسی بدلے یا شکریے کے طلب گار نہیں"۔ اسی طرح مؤمنوں کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَيُؤْثِرُونَ عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ

(سورۃ الحشر آیت نمبر ۹)

ترجمہ: اور وہ اُن کو اپنے اوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود فاقے سے ہوں۔

جس طرح قرآن مجید کی آیات کریمہ میں سخاوت کی فضیلت اور تاکید بیان کی گئی ہے اسی طرح

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

NOT FOR SALE

سیرتِ نبوی میں بھی سخاوت کی اہمیت اور فضیلت پر مبنی ارشادات اور واقعات مذکور ہیں۔
آپ ؐ نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخاوت کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ''اے ابوذر! مجھے یہ پسند نہیں کہ میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر سونا ہو اور تیسرے دن تک اس میں سے ایک اشرفی بھی میرے پاس باقی رہ جائے، میں چاہوں گا کہ اس کو اللہ تعالیٰ کے بندوں میں دائیں بائیں اور آگے پیچھے سے بانٹ دوں۔
آپ ؐ نے سخاوت کی ترغیب دیتے ہوئے فرمایا: ''سخی اللہ کا دوست ہے اگر چہ وہ گنہگار ہو اور بخیل اللہ کا دشمن ہے اگر چہ وہ عبادت گزار ہو'' ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مال کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فرمایا: ابن آدم کہتا ہے میرا مال، میرا مال، حالانکہ اس کے مال کی حقیقت اس کے سوا کیا ہے کہ جو کھا لیا ختم ہو گیا، جو پہن لیا پرانا کر دیا، البتہ جو صدقہ کیا وہ بچا لیا''۔
سخی دولت کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتا ہے اور لوگوں کی بھلائی کے لیے دل کھول کر خرچ کرتا ہے اور اس کا مقصد صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا حاصل کرنا ہوتا ہے۔ آپ ؐ نے ایک موقع پر فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو اور حساب نہ کرو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی تمھیں گن گن کر ہی دیگا''۔
علم پھیلانا بھی سخاوت ہے۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''اللہ اور رسول کے بعد سب سے بڑا سخی وہ ہے جس نے علم سیکھا اور اس کو پھیلایا'' (مشکوٰۃ۔ کتاب العلم)

اُسوۂ حسنہ میں سخاوت کی مثالیں:

۱۔ ایک مرتبہ امیر بحرین نے بہت بڑی رقم آپ ؐ کی خدمت میں بھیجی۔ آپ ؐ نے فوراً مسجد میں اسے تقسیم کرنا شروع کر دیا۔ آپ اس وقت تک دیتے رہے جب تک تمام مال ختم نہ ہوا۔
۲۔ ایک دفعہ آپ ؐ عصر کی نماز پڑھنے کے بعد جلدی گھر تشریف لے گئے آپ ؐ مسجد میں واپس تشریف لائے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے فرمانے لگے کہ گھر میں صدقے کا کچھ مال پڑا ہوا تھا میں گھر والوں سے کہنے گیا تھا کہ اس کو رات ہونے سے پہلے پہلے ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیں۔
۳۔ ایک مرتبہ آپ ؐ کی خدمت میں نوے ہزار درہم پیش کیے گئے۔ آپ ؐ نے یہ ساری رقم ضرورت مندوں میں تقسیم کر دی۔ اس کے بعد ایک مانگنے والا آیا تو آپ ؐ نے فرمایا کہ اب میرے پاس کچھ نہیں بچا البتہ تم کسی سے قرض لے لو میں وہ تمھاری طرف سے ادا کر دوں گا۔

NOT FOR SALE

سخاوت کے متعلق صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل:

تاریخ اسلام ہمارے بزرگوں خصوصاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سخاوت وفیاضی کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔
۱۔ ام المؤمنین حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا عرب کی ایک مالدار خاتون تھیں۔ آپ ؓ نے اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی ساری دولت اسلام کی تبلیغ اور ترقی کے لیے خرچ کر دی۔
۲۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ معظمہ کے مالدار لوگوں میں سے تھے۔ آپ ؓ کپڑے کے بڑے تاجر تھے۔ اسلام قبول کرنے کے بعد بہت سے غلاموں کو کافروں سے خرید خرید کر آزاد کیا۔ ان غلاموں میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی خرید کر آزاد کیا۔ بیواؤں اور بے سہارا لوگوں کی مدد میں بہت فیاضی کرتے تھے۔ آپ ؓ نے اپنی کثیر رقم کئی موقعوں پر اسلام کی راہ میں خرچ کی۔
۳۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سخاوت اور فیاضی تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے۔ آپ ؓ نے اپنی دولت کو اسلام اور مسلمانوں کی ترقی اور بہبود کے لیے جی کھول کر خرچ کیا۔ مدینہ منورہ میں ایک کنواں ایک یہودی کی ملکیت تھا، وہ اس سے مسلمانوں کو پانی نہیں دیتا تھا۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں کو پانی کے حصول میں مشکلات کا سامنا تھا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو علم ہوا تو اس یہودی سے منہ مانگے داموں کنواں خرید کر مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔
۴۔ سخاوت وفیاضی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنی مثال آپ تھے۔ فقر وفاقہ کی زندگی گزارنے کے باوجود جو کچھ اُن کے ہاتھ آیا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بے دریغ خرچ کر دیا۔ آپ ؓ محنت مزدوری کر کے جو کچھ کماتے تھے اُس کا بڑا حصہ غریبوں محتاجوں، بیواؤں اور یتیموں کی مدد میں خرچ کر دیتے تھے۔ ایک مرتبہ افطار کے وقت آپ ؓ کے ہاں ایک مہمان آیا تو گھر میں جو کچھ تھا انھیں پیش کر دیا اور خود پانی کے ساتھ روزہ افطار کیا۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ہمیں چاہیے کہ:

ضرورت مندوں کی ضروریات کا خیال رکھیں اور اُن کے ساتھ فراخ دلی، فیاضی اور سخاوت کا برتاؤ کریں کیونکہ یہ دنیا اور آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔

(ب) بخل کی مذمت:

مفہوم:

بخل سے مراد یہ ہے کہ انسان دولت رکھتے ہوئے بھی نہ تو اپنی جائز ضروریات مثلاً خوراک، لباس، علاج اور سفر وغیرہ پر مناسب طریقے سے خرچ کرے اور نہ دوسرے ضرورت مندوں پر خرچ کرے بلکہ دولت جمع کرنے کی دھن میں لگا رہے۔

بخل کی مذمت:

بخل بہت بُری اور ناپسندیدہ صفت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بخل سے بچنے کی انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مال جمع کرنے، ہر وقت اُس کو گننے اور دولت کا لالچ کرنے والے لوگوں کی مذمت کی ہے اور فرمایا ہے:

يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ ۝ كَلَّا لَيُنبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ ۝

(سورۃ الھمزہ آیت نمبر ۲،۳)

ترجمہ: (دولت جمع کرنے والا) یہ سمجھتا ہے کہ اُس کا مال اُس کو ہمیشہ رکھے گا (اور وہ کبھی ختم نہیں ہوگا) نہیں ایسے لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے۔"

بخل کی مذمت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بخل کا نقصان بخیل ہی کو پہنچتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَن يَبْخَلْ فَإِنَّمَا يَبْخَلُ عَن نَّفْسِهِ ۚ

(سورۃ محمد آیت نمبر ۳۸)

ترجمہ: جو کوئی بخل کرتا ہے بے شک اپنے آپ ہی سے بخل کرتا ہے۔"

اسی طرح ارشاد ربانی ہے: "جو لوگ مال میں جو اللہ نے اپنے فضل سے اُن کو عطا کیا بخل کرتے ہیں وہ اس بخل کو اپنے حق میں اچھا نہ سمجھیں بلکہ اُن کے لیے بُرا ہے۔ وہ جس مال میں بخل کرتے ہیں قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اُن کی گردنوں میں ڈالا جائے گا"۔ (سورۃ آل عمران:180)

خرچ کرنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اپنے اہل و عیال کی جائز ضروریات مناسب طریقے سے پوری کرے۔ غریب رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں پر اپنا مال خرچ کرے، اپنی دولت سے اِن محروم لوگوں کا حق ادا کرے جو اپنی بنیادی ضروریات بھی پوری کرنے کے قابل نہیں، یہ لوگ شرم کے مارے دوسروں سے سوال بھی نہیں کرتے اُن کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"تم اُنھیں اُن کے چہروں سے پہچان لوگے، وہ لوگوں سے لپٹ کر سوال نہیں کرتے"۔

(سورۃ بقرہ آیت 273)

ہمیں چاہیے کہ:

فضول خرچی اور بخل یعنی کنجوسی دونوں ناپسندیدہ صفات سے اجتناب کریں اور میانہ روی جو کہ بہترین طرز زندگی ہے، کو اختیار کر کے اپنی زندگی کو آسان بنائیں اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی بھی حاصل کریں۔

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب تحریر کریں۔

ا۔ سخاوت کی فضیلت قرآن مجید اور نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی اسوۂ حسنہ کی روشنی میں بیان کریں۔

۲۔ بخل ایک بری خصلت ہے۔اس پر نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ سخاوت کا کیا مفہوم ہے؟

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مال کی حقیقت کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا ہے؟

۳۔ بخل کا مطلب واضح کریں؟

۴۔ قیامت کے دن بخیلوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جائیگا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کس نے خرید کر آزاد کیا؟
(حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کون سی خوبی تاریخ اسلام کا ایک روشن باب ہے؟
(بہادری، فیاضی، مالداری)

۳۔ جو کوئی بخل کرتا ہے تو وہ اپنے آپ سے کیا کرتا ہے؟
(پیار، بخل، ہمدردی)

۴۔ بروز قیامت مال میں بخل کرنے والوں کی گردنوں میں کیا ڈالا جائیگا؟
(طوق، ہار، رسی)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ بخل کا مطلب یہ ہے کہ انسان ضرورت کے وقت روپے پیسے کو عزیز نہ رکھے اور ضرورت مند کی مدد کرے۔

۲۔ مدینہ منورہ میں یہودی سے کنواں خرید کر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے مسلمانوں کے لیے وقف کر دیا۔

۳۔ خرچ کرنے کے بارے میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ انسان اپنی ذات اور اپنے اہل وعیال کی جائز ضروریات مناسب طریقے سے پوری کرے۔

۴۔ مال جمع کرنے، ہر وقت اسکو گننے اور دولت کا لالچ کرنے والوں کی دین میں تعریف کی گئی ہے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ اللہ تعالیٰ کی رضا اور --------------- کی خاطر اپنا مال ضرورتمندوں کی مدد کے لیے خرچ کرنا سخاوت کہلاتا ہے۔

۲۔ اور وہ اُن کو اپنے اُوپر ترجیح دیتے ہیں خواہ وہ خود --------------- سے ہوں۔

۳۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے طریقوں پر عمل کرتے ہوئے خرچ کرنے میں بھی --------------- کا راستہ اختیار کرنا چاہئے۔

۴۔ اسلام میں بخل کی --------------- گئی ہے۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378

۲۔ میانہ روی

مفہوم:

میانہ روی کا مطلب ہے اعتدال یا درمیانی راستہ اختیار کرنا۔ جب کوئی کام افراط اور تفریط سے بچ کر کیا جائے اسے میانہ روی کہتے ہیں۔

اہمیت:

اسلام ہمیں زندگی کے تمام معاملات میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ میانہ روی اختیار کرنا عاجزی، بندگی اور شرافت کو ظاہر کرتا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ان احادیث طیبہ سے ہوتا ہے جن میں اعتدال اور میانہ روی اختیار کرنے کی تاکید کی گئی ہے

میانہ روی زندگی گزارنے کے کامیاب اُصولوں میں سے ایک اہم اصول ہے۔ جو عمل حد سے گھٹ جائے یا حد سے بڑھ جائے تو وہ عمل غیر فطری ہو جاتا ہے۔ اُمت مسلمہ کو خصوصی طور پر قرآن مجید میں ''اُمت وسط''، یعنی ''میانہ روی والی امت'' کہا گیا ہے۔ امت محمّدیہ ہونے کے ناطے ہمیں ہر کام میں اعتدال اور میانہ روی کا رویہ اختیار کرنا چاہئے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارا دین ہمیں معاملات اور رویوں میں اعتدال اور میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ قرآن مجید میں ہدایات دی گئی ہیں کہ ''زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ جب بات کرو تو درمیانی آواز سے بات کرو نہ بہت بلند آواز سے بولو اور نہ

NOT FOR SALE

بہت پست آواز سے ۔ اسی طرح خرچ کرنے میں بھی اسلام میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔ قرآن حکیم میں ہے : (رحمٰن کے بندے) جب خرچ کرتے ہیں تو اسراف نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں بلکہ میانہ روی اختیار کرتے ہیں۔'' (سورۃ الفرقان، آیت نمبر 47)

ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> مَاعَالَ مَنِ اقْتَصَدَ (مسند احمد)
>
> ترجمہ: جس نے میانہ روی اختیار کی وہ تنگ دست نہیں ہوگا۔

عبادات میں میانہ روی:

اسلام میں عبادات کی بڑی اہمیت ہے لیکن اس کے باوجود اسلام نے ان میں اعتدال اور میانہ روی کا حکم دیا ہے بعض صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم عبادت کے شوق میں حد سے بڑھ گئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انھیں راہ اعتدال کا درس دیا اور فرمایا ''نماز بھی پڑھو، آرام بھی کرو، نفلی روزہ بھی رکھو اور کبھی چھوڑ و بھی، کیونکہ تم پر تمھارے جسم کا بھی حق ہے اور تمہارے بیوی بچوں کا بھی۔ میں نفلی روزہ رکھتا ہوں اور چھوڑ بھی دیتا ہوں، اسی طرح تہجد بھی ادا کرتا ہوں اور آرام بھی کرتا ہوں اور میں تم میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والا ہوں''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جہاں ایک طرف عبادات میں ذوق وشوق، اخلاص، دلجمعی اور انہماک کی تعلیم دی ہے وہیں ہمیں ترک دنیا اور رہبانیت سے بھی منع فرمایا ہے۔ اس طرح آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے امت مسلمہ کو عبادات میں بھی اعتدال اور میانہ روی کی تاکید فرمائی ہے ۔

اخلاق میں میانہ روی:

اسلام ہمیں اخلاق و کردار میں بھی میانہ روی اختیار کرنے کا درس دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Downloaded from awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا
(سورۃ البقرہ آیت نمبر ۸۲)

ترجمہ: ”اور لوگوں سے اچھے طریقے سے بات کرو۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم گفتگو میں میانہ روی سے کام لیتے تھے۔ آواز نہ ایسی بلند ہوتی کہ سننے والے پر گراں گزرے نہ اتنی دھیمی ہوتی کہ مخاطب کو سننے میں دقت محسوس ہو۔ گفتگو کے دوران دوسروں کی بات نہ کاٹی جائے نہ آپس میں چیخ چلا کر بے ادبی سے گفتگو کرنی چاہیے۔ خوشی اور غمی دونوں حالتوں میں شکر اور صبر سے کام لینا چاہیے۔ اسی طرح کھانے پینے، سونے اُٹھنے اور رہن سہن غرض ہر عمل میں میانہ روی کی تعلیم دی گئی ہے۔

خرچ میں میانہ روی:

دین اسلام نے زندگی کے دوسرے معاملات کی طرح ہمیں خرچ میں بھی میانہ روی کی تعلیم دی ہے۔ اگر ہمارا دین ہمیں ایک طرف فضول خرچی سے روکتا ہے تو دوسری طرف کنجوسی سے بھی منع کرتا ہے اور خرچ میں میانہ روی کا درس دیتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ
(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ: ”اور نہ تو اپنا ہاتھ گردن سے باندھ کر رکھو اور نہ اسے بالکل کھلا چھوڑ دے۔“

ایک اور جگہ ارشاد ہے:

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

وَالَّذِيْنَ اِذَآ اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا
(سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۷)

ترجمہ: ”اور جب وہ لوگ خرچ کرتے ہیں تو نہ فضول خرچی کرتے ہیں اور نہ کنجوسی بلکہ خرچ کرنے میں اُن کا عمل درمیانی راہ پر ہوتا ہے“

ہمیں چاہیے کہ

ہم زندگی کے تمام معاملات میں میانہ روی کے سنہری اُصول پر عمل پیرا رہیں۔ اس طرح ہم دنیا میں بھی کامیاب اور خوشحال زندگی گزاریں گے اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ کے بے شمار انعامات واکرامات کے مستحق قرار پائیں گے۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ اعتدال اور میانہ روی کی اہمیت پر نوٹ لکھیں؟

۲۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی کی روشنی میں میانہ روی کے مختلف پہلوؤں پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ ”وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا“ کا ترجمہ و تشریح کریں؟

۲۔ سورۃ فرقان آیت نمبر 67 کا ترجمہ کریں؟

۳۔ خرچ میں میانہ روی کا مطلب واضح کریں؟

۴۔ میانہ روی سے متعلق ایک آیت کریمہ اور ایک حدیث مبارک ترجمہ کے ساتھ لکھیں۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ گفتگو کس طرح کرنی چاہیے؟
(بلند آواز سے، نیچی آواز سے، اعتدال سے)

۲۔ کامیاب زندگی گزارنے کے لیے اہم اور بہترین اُصول کیا ہے؟
(دولتمندی، عاجزی، میانہ روی)

۳۔ اسلام نے خرچ کرنے کے بارے میں کیا حکم دیا ہے؟ (میانہ روی، بخل، اسراف)

۴۔ اسلام میں خوشی اور غم دونوں حالتوں میں کون سا طرزِ عمل اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟
(شکر و صبر، غرور و تکبر، نمود و نمائش)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ افراط اور تفریط سے بچنے کو میانہ روی کہتے ہیں۔

۲۔ جس نے میانہ روی اختیار کی کبھی مالدار نہیں ہوگا۔

۳۔ گفتگو کے دوران دوسروں کی بات کاٹنے میں کوئی حرج نہیں اور نہ چلا چلا کر گفتگو کرنا کوئی بُری صفت ہے۔

۴۔ اسلام ہمیں ترکِ دنیا اور رہبانیت سے منع کرتا ہے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ اسلام ہمیں زندگی کے تمام ---------- میں اعتدال اور میانہ روی کی تعلیم دیتا ہے۔

۲۔ بہترین کام وہ ہے جس میں ---------------------- ہو۔

۳۔ رحمٰن کے بندے وہ ہیں جب خرچ کرتے ہیں تو ---------- نہیں کرتے اور نہ بخل سے کام لیتے ہیں۔

۴۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: اور لوگوں سے اچھے ---------------- سے بات کرو۔

۳۔ مساوات

مفہوم:

مساوات برابر ہونے یا برابری کو کہتے ہیں۔ اسلام مساوات کا دین ہے اور اس میں تمام انسانوں کا درجہ ایک جیسا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام انسانوں کے حقوق برابر ہیں۔ تمام انسانوں کا خالق، مالک اور رازق اللہ تعالیٰ ہے۔ سب انسان حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں۔ لہٰذا ہم سب ایک جیسے اور آپس میں برابر ہیں۔

اہمیت:

اسلام ہمیں مساوات کا درس دیتا ہے۔ اسلامی مساوات وطن، قوم، نسل، رنگ اور زبان کی تفریق سے بالاتر ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا ۚ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ط

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۳)

ترجمہ: ”اے لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تمھاری قومیں اور قبیلے بنائے تاکہ ایک دوسرے کی شناخت کرو۔ بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ پرہیزگار ہے۔

دین اسلام کی ایک بڑی خصوصیت اسکی یہ تعلیم ہے کہ دنیا کے سارے انسان آدم علیہ السلام کی اولاد

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ہونے کے ناطے حقوق میں ایک جیسے ہیں۔ اس لیے اس کی نظر میں آقا اور غلام چھوٹا اور بڑا امیر اور فقیر سب مساوی حقوق رکھتے ہیں۔ اگر کسی کو کوئی مقام اور مرتبہ حاصل ہے تو وہ صرف اور صرف تقویٰ اور پرہیزگاری کی وجہ سے ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر درس مساوات دیتے ہوئے فرمایا:

''لوگو! تمھارا رب ایک ہے تمھارا باپ ایک ہے تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی اور پرہیزگار ہے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو کسی عربی پر کوئی برتری حاصل نہیں کسی کالے کو کسی سرخ اور کسی سرخ کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں۔ فضیلت صرف تقویٰ کی بناء پر ہے''۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طرزِ عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے مساوات کا جو اعلیٰ نمونہ قائم کیا دنیا اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہاں اختصار کے طور پر چند مثالیں پیش کی جاتی ہیں۔

۱۔ مسجد قبا اور مسجد نبوی کی تعمیر کے وقت آپؐ بھی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ہمراہ گارا، پتھر اور لکڑی وغیرہ اُٹھا کر لاتے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کہتے اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) آپؐ زحمت نہ فرمائیں، تو آپؐ فرماتے: ''نہیں میں بھی تمھارے ساتھ برابر حصہ لوں گا'' اسی طرح غزوہ احزاب کے دوران میں بھی آپؐ خندق کی کھدائی میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ برابر کے شریک رہے۔

۲۔ غزوہ بدر میں مسلمانوں کے پاس سواریاں کم تھیں ہر تین افراد کے لیے ایک سواری تھی۔ ایک وقت میں دو دو آدمی سوار ہوتے ایک پیدل چلتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی سواری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ شریک تھے۔ آپؐ اپنی باری پر سوار بھی ہوتے اور پیدل بھی چلتے۔

۳۔ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کسی سفر میں اپنے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ جا رہے تھے کہ راستے میں ایک جگہ قیام کے دوران کھانا پکانے کا طے پایا۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے آپس میں کام

NOT FOR SALE

NOT FOR SALE

بانٹ دیئے۔ آپؐ نے فرمایا ''جنگل سے لکڑیاں لانے کا کام میں کروں گا''۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پر ہمارے ماں باپ قربان آپؐ یہ کام کیوں کریں ہم کس لیے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ''میں اپنے ساتھیوں میں رہ کر امتیاز پسند نہیں کرتا''۔

۴۔ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے پاس دودھ لایا گیا۔ آپؐ کا طریقہ یہ تھا کہ تقسیم دائیں طرف سے شروع فرماتے۔ اتفاق سے اس طرف ایک بچہ بیٹھا تھا آپؐ نے مساوات پر عمل فرمایا اور اپنا حصہ لیکر سب سے پہلے پیالہ اس بچے کو پلایا۔

۵۔ ایک مرتبہ مدینہ منورہ میں ایک اونچے خاندان کی ایک عورت نے چوری کی۔ خاندان والوں نے اسکی سفارش کروائی تو آپؐ نے ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں اسکو بھی سزا دیتا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل:

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم نے بھی مساوات کا عملی درس دیا ہے جیسا کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک مقدمے میں فریق کی حیثیت سے عدالت میں پیش ہوئے جبکہ اس وقت آپؓ سربراہِ مملکت تھے، جب قاضی نے خلیفہ وقت کو دیکھا تو اُٹھ کھڑا ہوا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس بات کو سخت ناپسند کیا اور فرمایا کہ یہ پہلی ناانصافی ہے جو تم نے اس مقدمے میں کی۔ یہ کہہ کر آپؓ دوسرے فریق کے ساتھ بیٹھ گئے۔ ایسا ہی ایک واقعہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ حکومت کا ہے جب آپؓ اپنی زرہ کی چوری کے سلسلے میں ایک یہودی کے مقابل انصاف طلبی کے لیے قاضی شریح کی عدالت میں تشریف لائے۔ قاضی نے آپؓ کو ابوتراب کہہ کر مخاطب کیا۔ یہ بات آپؓ کو ناگوار گزری اور فرمایا مجھے یہاں کنیت سے پکارنا جو کہ عزت واحترام کے لیے ہے صحیح نہیں بلکہ مجھے اپنے نام علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے پکاریں۔

ہمیں چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اُسوۂ حسنہ کی پیروی میں مساوات کے درخشاں اُصولوں کے مطابق اپنی زندگی بسر کریں۔ اسی میں ہماری دنیا و آخرت کی کامیابی ہے اور یہی دونوں جہانوں کی فلاح اور نجات کا ذریعہ ہے۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ اسلام نے مساوات اور برابری کے کیا اصول مقرر کیے ہیں؟

۲۔ اسلامی مساوات پر اسوۂ حسنہ کی روشنی میں نوٹ تحریر کریں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ سیرت طیبہ سے مساوات کی کوئی ایک مثال بیان کریں؟

۲۔ اسلام میں فضیلت کی بنیاد کس بات کو قرار دیا گیا ہے؟

۳۔ ایک اونچے خاندان کی عورت نے چوری کی تو اسکی سفارش کرنے پر نبی کریمؐ نے کیا فرمایا؟

۴۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قاضی شریح کو انہیں ابو تراب کہنے پر کیا فرمایا؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ غزوہ احزاب کے دوران آپؐ کون سے عمل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کے ساتھ برابر شریک رہے؟ (خندق کی کھدائی، دیوار کی تعمیر، مسجد بنانے)

۲۔ مساوات کے معنی ہیں۔ (برابر ہونے، برابر کرنے، برابر چلنے)

۳۔ آپؐ تقسیم کس طرف سے شروع کرتے؟ (بائیں، دائیں، آگے)

۴۔ غزوہ بدر جاتے ہوئے آپؐ کی سواری میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کون سے صحابی شریک تھے؟ (حضرت عثمانؓ، حضرت ابوھریرہؓ، حضرت ابودرداءؓ)

NOT FOR SALE

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عدالت میں دیکھ کر قاضی اپنی نشست پر بیٹھا رہا۔

۲۔ اگر کسی کو کوئی مقام اور مرتبہ حاصل کرنا ہے تو وہ تقویٰ اور پرہیزگاری میں آگے بڑھنے کی کوشش کرے۔

۳۔ انسان کو خاندان، نسل، پیشے، ملک یا مال و دولت کی وجہ سے عظمت اور بڑائی حاصل ہوتی ہے۔

۴۔ ابو تراب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت تھی۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ اسلام ------------------ کا دین ہے۔

۲۔ اسلامی مساوات وطن، قوم، نسل، رنگ اور زبان کی تفریق سے ------------ ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک عزت والا وہ ہے جو سب سے زیادہ ------------ ہے۔

۴۔ آپؐ نے فرمایا: میں اپنے ساتھیوں میں رہ کر -------- پسند نہیں کرتا۔

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

NOT FOR SALE

۴۔ محنت کی عظمت

مفہوم:
کسی کام کو لگن اور توجہ سے سرانجام دینا اور اسکی تکمیل کے لیے اپنی تمام تر صلاحیتوں کو استعمال میں لانا محنت کہلاتا ہے۔

اہمیت:
کسی انسان کی عزت وعظمت اس بات میں ہے کہ وہ محنت کرے اور دوسروں کا محتاج بن کر نہ رہے۔ جو شخص جتنا محنتی ہوتا ہے وہ اتنا ہی عظیم ہوتا ہے۔ دینِ اسلام میں محنت وعمل پر بڑا زور دیا گیا ہے۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم) نے فرمایا ہے:

اَلْکَاسِبُ حَبِیْبُ اللہِ

ترجمہ: محنت کرنے والا اللہ کا دوست ہے۔

بعض لوگ اپنا کام خود کرنے کو توہین خیال کرتے ہیں۔ لیکن آپؐ کے اسوہ حسنہ سے یہ ثابت ہے کہ انسان کی عظمت اور بڑائی اس بات میں نہیں کہ وہ دوسروں سے خدمت لیتا رہے بلکہ اصل عظمت محنت میں ہے۔ آپؐ نے محنت کی عظمت کی وضاحت کے لیے فرمایا: "کسی شخص نے کبھی اس سے بہتر کھانا نہیں کھایا جو اُس نے اپنے ہاتھوں کی محنت سے کمایا ہو۔" آپؐ کا یہ بھی ارشاد ہے: "جو آدمی کھیت تیار کریگا یا باغ لگائیگا اگر اس کی پیداوار کوئی پرند چرند یا کوئی آدمی کھائیگا تو اس کے ایک ایک دانے کے عوض اس کے نامہ اعمال میں نیکی لکھی جائیگی"۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم لوگوں کو تاکید فرماتے تھے کہ وہ محنت ومشقت سے اپنی روزی کمائیں اور دوسروں

NOT FOR SALE

کے سامنے ہاتھ نہ پھیلائیں۔ آپؐ کو یہ بات سخت ناپسند تھی کہ کوئی شخص بغیر کسی عذر یا اشد ضرورت کے دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا پھرے۔

ایک مرتبہ ایک شخص نے آ کر آپؐ سے سوال کیا۔ وہ شخص تندرست وصحت مند تھا۔ آپؐ نے اس شخص سے پوچھا کہ تمھارے گھر میں کیا کیا ہے؟ اُس شخص نے بتایا کہ بچھانے کے لیے ایک چادر اور پینے کے لیے ایک پیالہ ہے۔ آپؐ نے اس سے وہ دونوں چیزیں منگوا کر اپنے ایک صحابی کو دو درہم میں بیچ دیں۔ آپؐ نے اس شخص کو دونوں درہم دیئے اور فرمایا ایک درہم سے گھر کے لیے خوراک لے لو اور دوسرے سے ایک رسی اور کلہاڑی خریدو اور جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر بیچا کرو۔ اُس شخص نے ایسا ہی کیا اور چند دنوں کے بعد آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا "اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم)! اس کام کی بدولت میرے پاس دس درہم جمع ہو گئے ہیں" آپؐ یہ سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا "یہ اچھا ہے یا وہ اچھا تھا، محنت نہ کرتے تو قیامت کے دن چہرے پر گداگری کا داغ لے کر اللہ کے ہاں حاضر ہوتے"۔

محنت: انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت اور طرزِ عمل:

تمام انبیاء کرام علیہم السلام کسی پیشے یا کام کو معیوب نہیں سمجھتے تھے بلکہ محنت اور مشقت کر کے روزی کماتے تھے۔ اُنھوں نے کسی کام، ہنر یا پیشے کو بُرا نہیں جانا وہ اپنے حالات اور ضروریات کے مطابق مختلف کام اور پیشے اختیار کرتے رہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کھیتی باڑی کرتے تھے، حضرت ادریس علیہ السلام کپڑے سیتے تھے، حضرت نوح علیہ السلام بڑھئی کا کام کرتے تھے، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت شعیب علیہ السلام گلہ بان اور کاشت کاری کرتے تھے۔ حضرت داؤد علیہ السلام تلواریں اور زرہیں بناتے تھے۔ حضرت ہود علیہ السلام تجارت کرتے تھے اور آپؐ بھی گلہ بانی اور تجارت کرتے رہے۔ ان مقدس ہستیوں کے طرزِ عمل سے معلوم ہوتا ہے کہ محنت میں عظمت ہے۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

NOT FOR SALE

محنت سے متعلق رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا طرزِ عمل:

ہمارے پیارے رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اپنے عمل سے محنت کی عظمت کا سبق دیا ہے۔ آپؐ اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے اس کے باوجود اپنے کام خود کیا کرتے تھے۔ آپؐ نے گلہ بانی بھی کی اور تجارت بھی۔ آپؐ اپنے گھر کے کام کاج بھی اپنے ہاتھ سے کرلیا کرتے تھے۔ آپؐ بکریوں کا دودھ خود ہی دوہ لیتے کپڑا یا جوتا پھٹ جاتا تو خود ہی مرمت کرتے۔

محنت کے فوائد:

محنت کے چند فوائد درج ذیل ہیں:

۱۔ محنت کرنے والا دوسروں کی محتاجی سے بچ جاتا ہے اور روز بروز ترقی کی منازل طے کرتا چلا جاتا ہے۔

۲۔ محنت سے کام کرنے والے شخص میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنے لیے اور معاشرے کی فلاح کے لیے کام کرتا ہے۔

۳۔ معاشرے میں جو ترقی اور بہتری ہوتی ہے اس سے وہ خود اور اس کا خاندان بھی فائدہ اُٹھاتا ہے۔

۴۔ محنت کرنے سے عزتِ نفس اور خودداری جیسے جذبات پیدا ہوتے ہیں اور دلی اطمینان نصیب ہوتا ہے۔

۵۔ خود ہاتھ سے کام کرنے کے نتیجے میں غرور اور تکبر نہیں رہتا اور بندے میں تواضع اور انکساری کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

۶۔ محنت سے انسان کی صحت ٹھیک رہتی ہے اور وہ بہت سی بیماریوں سے بچ جاتا ہے۔

۷۔ محنت کرنے سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے۔ نیز محنت کرنے والے شخص کو سب لوگ عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

NOT FOR SALE

ہمیں چاہیے کہ

ہم محنت کریں کسی کام یا پیشے کو حقیر نہ سمجھیں اور محنت کرنے والوں کی عزت کریں۔ ان کی دل شکنی اور دل آزاری سے گریز کریں۔ اُن کے کام میں آسانی پیدا کرنے کے اسباب فراہم کریں۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ اسلام میں محنت کی عظمت اور اہمیت پر نوٹ لکھیں۔

۲۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی حیاتِ طیبہ سے محنت کی مثالیں پیش کریں۔

2۔ درج ذیل سوالوں کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ محنت کی عظمت سے کیا مراد ہے؟

۲۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم محنت کی عظمت کے متعلق لوگوں کو کیا تاکید فرماتے تھے؟

۳۔ **الکاسب حبیب اللہ** کا ترجمہ لکھیں۔

۴۔ ''محنت انبیاء کرام علیہم السلام کی سنت ہے'' کی وضاحت کریں؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ حضرت شعیب علیہ السلام کا پیشہ کیا تھا؟ (تجارت۔ گلہ بانی، زمینداری)

۲۔ آپؐ نے سائل صحابی کی چیزیں کتنے درہم میں بیچ دیں؟ (دو، تین، پانچ)

۳۔ حضرت آدم علیہ السلام کون سا کام کرتے تھے؟ (صنعت، کھیتی باڑی، مال برداری)

۴۔ انسان کی عزت وعظمت کس بات میں ہے؟ (محنت، صفائی، سیاحت)

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

4- صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ محنت کرنے والا ہمیشہ دوسروں کا محتاج رہتا ہے۔

۲۔ نبی کریم ﷺ نے اپنے عمل سے ہمیں محنت کی عظمت کا درس دیا ہے۔

۳۔ محنت سے کام کرنے والے شخص میں بددلی پیدا ہوتی ہے اور وہ دوسروں سے نفرت کرنے لگتا ہے۔

۴۔ حضرت داؤد علیہ السلام تلواریں اور زرہیں بناتے تھے۔

5- خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ حضرت نوح علیہ السلام ------------- کا کام کرتے تھے۔

۲۔ جو شخص جتنا محنتی ہوتا ہے وہ اتنا ہی ------------- ہوتا ہے۔

۳۔ محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا ------------- ہے۔

۴۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کی ساری ترقی محنت کی ------------- ہے۔

NOT FOR SALE

۵۔ ماحول کی آلودگی اور اسلامی تعلیمات

مفہوم:

ہر وہ چیز جو ہمارے ماحول کو خراب کرے اور سب کے لیے تکلیف کا باعث بنے آلودگی کہلاتی ہے۔ آلودگی کی مختلف صورتیں ہیں۔ شور وغل، گاڑیوں اور کارخانوں کا زہریلا دھواں، زہریلا پانی اور بے احتیاطی سے پھینکا ہوا کوڑا کرکٹ سب آلودگی کی قسمیں ہیں اور ہمارے ماحول کی خرابی اور بگاڑ کا سبب بنتی ہیں۔

اسباب:

آج کل پوری دنیا ماحول کی آلودگی جیسے خطرناک مسئلے سے دوچار ہے۔ جگہ جگہ پڑے ہوئے گندگی کے ڈھیر، کوڑا کرکٹ بے احتیاطی سے عام راستوں اور گزرگاہوں میں پھینکنا، پلاسٹک کے تھیلوں کی بھرمار، فیکٹریوں، گاڑیوں اور مشینوں کا دھواں اور شور وغیرہ ماحولیاتی آلودگی کے اسباب ہیں۔ اس کے علاوہ تمباکو نوشی گرد وغبار اور کیڑے مار ادویات کے غیر محتاط استعمال سے فضائی آلودگی پیدا ہوتی ہے۔ فضائی آلودگی کی وجہ سے فضا میں موجود قدرتی حفاظتی پردہ یعنی ''اوزون (ozone)'' کی تہہ تباہ ہو رہی ہے مختلف فیکٹریوں سے جو پانی خارج ہوتا ہے اس میں زہریلے کیمیائی مادوں کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے۔ جو انسانی صحت، فصلوں اور آبی حیات کے لیے انتہائی مہلک ہے۔ ندی، نالوں، نہروں اور دریاؤں میں کوڑا کرکٹ پھینکا جا رہا ہے جو صاف پانی کو گدلا اور زہریلا کرتا ہے۔ اسی طرح ہمارے اردگرد رکشوں، موٹر سائیکلوں، گاڑیوں، ریل، فیکٹریوں، ہوائی جہازوں اور چلاتی موسیقی سے جو شور وغل اور ناپسندیدہ آوازیں پیدا ہوتی ہیں اسے آواز کی آلودگی کہتے ہیں۔ یہ سب انسانی صحت اور ذہنی سکون کے لیے انتہائی مضر ہیں۔

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ماحول کی آلودگی سے متعلق اسلامی تعلیمات:

ماحولیاتی آلودگی اس وقت دنیا کے لیے ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔اس کا احساس جدید دنیا کو اب ہو رہا ہے لیکن اس کے سدِباب کے لیے اسلامی تعلیمات پہلے سے موجود ہیں۔صفائی اور پاکیزگی کو اسلامی تعلیمات میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔اللہ تعالیٰ صاف ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔قرآن پاک میں ارشاد ہے:

وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّھِّرِیْنَ

(سورہ توبہ آیت نمبر ۱۰۸)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔"

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے صفائی اور پاکیزگی کو ایمان کا حصہ قرار دیا ہے،فرمایا:

"اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ" (صحیح مسلم کتاب الطہارۃ)

ترجمہ: "پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے۔"

اس وجہ سے یہ ہمارا مذہبی فریضہ ہے کہ ہم ماحول کو آلودگی سے بچانے میں مدد دیں۔رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے درخت لگانے کی بہت فضیلت بیان فرمائی ہے اور اسے صدقہ جاریہ قرار دیا ہے۔شجرکاری میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی حصہ لیا کرتے تھے۔آپؐ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مل کر کھجور کے سینکڑوں پودے لگائے اور یہ ہم سب کو معلوم ہے کہ پودے اور درخت ماحول کو آلودگی سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔پودے اور درخت آکسیجن مہیا کرتے ہیں جو ہماری زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے۔

آلودہ اور تکلیف دہ ماحول کو ختم کرنے کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان کا ایک ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔آپؐ راستوں کو صاف رکھنے کی تاکید فرماتے۔راستے میں کوئی پتھر، جھاڑی یا رکاوٹ ڈالنے والی چیز دیکھتے تو آپؐ اُسے خود وہاں سے ہٹا دیتے۔جو شخص راستے یا عمومی مقامات میں گندگی پھیلاتا، آپؐ اس سے سخت ناراضگی کا اظہار فرماتے۔آپؐ نے سایہ دار جگہوں اور درختوں کے نیچے پاخانہ پیشاب کرنے (گندگی پھیلانے) سے بھی منع فرمایا ہے۔ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا مذہبی فریضہ ہے۔نماز جیسی اہم عبادت کی ادائیگی کے لیے بھی جگہ کا پاک صاف ہونا لازمی ہے۔آپؐ نے ایسے مکانوں کی تعمیر سے منع فرمایا ہے جن کی وجہ سے ہمسایوں کے مکانوں تک صاف اور تازہ ہوا پہنچنے میں رکاوٹ پیدا ہو۔

شور و غل کا انسانی صحت پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔اس سے انسان اعصابی اور نفسیاتی امراض میں مبتلا ہو جاتا ہے۔اس لیے قرآن مجید میں عام گفتگو اور بول چال کے سلسلے میں آواز کو پست رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ ط

(سورہ لقمان آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ "اور اپنی آواز کو پست رکھو۔"

اسی طرح آپؐ نے بھی زیادہ بلند آواز میں بات کرنے سے منع فرمایا ہے۔

اس کے علاوہ آپؐ انسانوں کی راحت اور سکون کا بہت خیال رکھتے تھے۔آپؐ جمعہ اور عیدین کے دن خاص طور پر نہانے اور صاف ستھرے کپڑے پہننے اور خوشبو لگا کر مسجد میں جانے کی تاکید اور حوصلہ افزائی فرماتے تھے۔

ماحول کی آلودگی سے بچنے کے لیے احتیاطی تدابیر:

۱۔ کوڑا کرکٹ اور گندگی کو راستوں میں نہ پھینکیں۔

۲۔ دھواں چھوڑتی ہوئی گاڑیوں کو ٹھیک کرائیں اور آبادی کو فیکٹریوں کے زہریلے دھوئیں سے محفوظ رکھیں۔

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

NOT FOR SALE

۳۔ شوروغل پیدا نہ ہونے دیں۔ بے جا ہارن نہ بجائیں اور لاؤڈ سپیکر کا غلط استعمال نہ کریں۔

۴۔ کارخانوں کا زہریلا پانی نہروں اور دریاؤں میں نہ چھوڑیں، اسی طرح ندیوں، تالابوں نہروں اور دریاؤں میں گندگی یا پلاسٹک کے تھیلے وغیرہ نہ پھینکیں۔

۵۔ جنگلات اور درختوں کی حفاظت کریں اور زیادہ سے زیادہ درخت لگائیں۔

۶۔ جگہ جگہ تھوکنے سے پرہیز کریں۔

۷۔ تمباکو نوشی صحت کے لیے مضر ہے، اس سے گریز کریں۔

ہمیں چاہیے کہ
ہم اسلامی تعلیمات پر عمل کریں اور ماحول کو آلودگی سے بچائیں۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

۱۔ ماحول کی آلودگی کے نقصانات پر مفصل نوٹ لکھیں۔

۲۔ اسلام نے ماحول کی آلودگی کے سدِّباب کے لیے کون سے رہنما اصول مقرر کیے ہیں؟

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ ماحول کی آلودگی سے کیا مراد ہے؟

۲۔ ماحول کی آلودگی کے اسباب کیا ہیں؟

۳۔ ماحول کو آلودگی سے بچانے کے بارے میں اسلامی تعلیمات کیا ہیں؟

۴۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے شجرکاری کے متعلق کیا ہدایات دی ہیں؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ صفائی اور پاکیزگی کس چیز کا حصہ ہے؟ (حدیث، قرآن، ایمان)

۲۔ پودے اور درخت کیا مہیا کرتے ہیں جو ہماری زندگی کے لیے بے حد ضروری ہے؟
(آکسیجن، ہائیڈروجن، فاسفورس)

۳۔ محسن انسانیت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے درخت لگانے کو کون سا عمل قرار دیا ہے؟
(ایثار، سخاوت، صدقہ جاریہ)

۴۔ ماحول کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا فریضہ ہے۔
(مذہبی، معاشی، اخروی)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

۱۔ فضائی آلودگی کی وجہ سے فضا میں موجود قدرتی حفاظتی پردہ یعنی اوزون کی تہہ مضبوط ہو رہی ہے۔

۲۔ ماحولیاتی آلودگی کے سدِّباب اور بچاؤ کے لیے اسلامی تعلیمات بالکل واضح ہیں۔

۳۔ پودے اور درخت ماحول کو آلودہ کرنے میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۴۔ آپؐ نے فرمایا کہ ایمان کا ایک ادنیٰ شعبہ راستے سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

۱۔ ہر وہ چیز جو ہمارے ماحول کو خراب کرے اور سب کے لیے تکلیف کا باعث بنے ______________ کہلاتی ہے۔

۲۔ آج کل پوری دنیا ماحول کی آلودگی جیسے ______________ مسئلے سے دوچار ہے۔

۳۔ کیڑے مار زرعی ادویات کے ______________ استعمال سے بھی فضائی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے۔

۴۔ اللہ تعالیٰ ______________ رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

٦۔ حقوق العباد (رشتہ دار، مہمان اور مریض)

مفہوم:

حقوق "حق" کی جمع اور عباد "عبد" کی جمع ہے۔ حقوق العباد کے معنی ہیں بندوں کے حقوق۔ انسان مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے۔ جب بہت سارے انسان ایک جگہ مل کر رہتے ہیں تو اُن کے درمیان مختلف نوعیت کے تعلقات قائم ہوتے ہیں۔ ان تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق، حقوق العباد کہلاتے ہیں۔

اہمیت:

اسلام زندگی کے ہر معاملے میں واضح اُصول پیش کرتا ہے۔ اسلام کا تقاضا ہے کہ معاشرتی زندگی میں تمام افراد کو اُن کے جائز حقوق ملتے رہیں تا کہ وہ سکون کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں اور اپنی صلاحتیں معاشرے کی ترقی کے لیے استعمال کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے درمیان حقوق کا واضح تعین کر دیا ہے اور ان حقوق کی ادائیگی کی تاکید کی ہے تا کہ تمام لوگ خوشگوار اور مطمئن زندگی گزار سکیں اور مشکلات و پریشانیوں سے محفوظ رہیں۔

اسلام میں بندوں کے حقوق کی بہت اہمیت ہے۔ اگر کبھی اللہ تعالیٰ کے حقوق میں انسان سے کوتاہی ہو جائے اور انسان اللہ تعالیٰ سے توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ وہ معاف کر دیتا ہے کیونکہ وہ بہت بڑا مہربان، رحم کرنے اور توبہ قبول کرنے والا ہے۔ لیکن اگر حقوق العباد کی ادائیگی میں کوئی کوتاہی ہو جائے تو اُس وقت تک معافی نہیں ملے گی جب تک وہ شخص جس کی حق تلفی ہوئی ہے خود اسے معاف نہ کر دے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ایک حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ قیامت کے دن میری اُمت کا مفلس ترین شخص وہ ہے، جس نے دنیا میں بہت زیادہ نیکیاں کمائی ہوں گی مگر حقوق العباد کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جہنم میں

NOT FOR SALE

ڈالا جائے گا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام میں بندوں کے حقوق کی کتنی اہمیت ہے یعنی جب تک ظالم، مظلوم سے معافی نہیں مانگے گا اُسے معاف نہیں کیا جائیگا۔

ذیل میں رشتہ داروں، مہمانوں اور مریضوں کے حقوق کا ذکر کیا جاتا ہے۔

ا۔ رشتہ داروں کے حقوق:

والدین، اولاد اور میاں بیوی کے حقوق کے بعد اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت دیگر رشتہ داروں کے حقوق کو دی گئی ہے۔ والدین کے بعد ہمارا سب سے زیادہ قریبی اور گہرا تعلق رشتہ داروں سے ہوتا ہے۔ ہمارا پیارا دین اس تعلق کو گہرا اور مضبوط بنانا چاہتا ہے۔ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے عزیز و اقارب کے حقوق کا خیال رکھیں اور اُن کی ضرورتوں کو پورا کریں۔ تلقین کی گئی ہے کہ جو کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔ اس میں ترجیح اپنے رشتہ داروں کو دو۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَاٰتِ ذَاالْقُرْبٰی حَقَّهٗ

(سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲٦)

ترجمہ: "اور رشتہ دار کو اس کا حق دو"

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ہے۔

لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ (بخاری: باب اثم القاطع)

ترجمہ: رشتہ دار سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رشتہ داروں سے تعلقات کے بارے میں ہدایات دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ

وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ط

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱)

ترجمہ: "اور اللہ سے ڈرو جس کے واسطے سے تم ایک دوسرے سے حقوق کا مطالبہ کرتے ہو۔ اور رشتوں کو توڑنے سے بچو"

رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کرنا اعلیٰ اخلاقی صفت ہے۔ یہ صفت نہ صرف آپس کی محبت کو بڑھاتی ہے بلکہ ماحول کو خوشگوار اور پُرامن بھی بناتی ہے۔ یہ صفت ہمارے معاشرتی نظام کی مضبوطی کا باعث بنتی ہے اس لیے بہت اہتمام سے ہمیں یہ اعلیٰ اخلاقی صفت اپنانی چاہیے۔ یہی ہمارے دین کا حکم ہے اور یہی اس کی تعلیم ہے۔

رشتہ داروں کے حقوق درج ذیل ہیں:

۱۔ رشتہ داروں سے خوش اخلاقی اور خندہ پیشانی سے پیش آنا اور اُن کی عزت اور احترام کرنا۔

۲۔ اُن کے دکھ درد، مصیبت اور پریشانی میں شریک رہنا اور اگر وہ تنگ دست ہوں تو اُن کی مدد کرنا۔

۳۔ اُن کی خیر خواہی اور بھلائی کے لیے کوشش کرنا۔

۴۔ اُن کی مالی اور اخلاقی مدد کرنا، بیماری میں عیادت کرنا اور اُن کی ضرورتوں کو پورا کرنا۔

۵۔ گھر آنے پر حسبِ استطاعت اُن کی میزبانی کرنا۔

۶۔ وفات پر تعزیت کرنا اور خوشی پر مبارکباد دینا۔

۲۔ مہمان کے حقوق:

دینِ اسلام میں مہمانوں کے حقوق ادا کرنے پر بھی بہت زور دیا گیا ہے۔ اُن سے حسن سلوک کی تاکید کی گئی

NOT FOR SALE

ہے اور اُن کو اللہ تعالیٰ کی رحمت قرار دیا گیا ہے۔ مہمانوں کے ساتھ خوش اخلاقی اور عزت کے ساتھ پیش آنے اور ان کی خوشی اور ضرورتوں کا خیال رکھنے کو کہا گیا ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے مہمانوں کی عزت وتکریم کے متعلق ارشاد فرمایا ہے:

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ (بخاری، کتاب الاداب)

ترجمہ: جو شخص اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اُسے چاہیے کہ اپنے مہمان کا اکرام واحترام کرے۔

یعنی جب مہمان گھر میں تشریف لائے تو اُس کا خندہ پیشانی سے استقبال کرے، اسے ممکن حد تک آرام وسکون پہنچائے، اپنی استطاعت کے مطابق اُس کی تواضع کرے کوئی ایسی بات یا کام نہ کرے جس سے اُسکی دل آزاری یا تحقیر ہو۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے گھر میں جب بھی کوئی مہمان آتا تو آپؐ اُسکی خدمت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے، گھر میں جو کچھ ہوتا اس سے مہمان کی خاطر داری فرماتے۔

مہمانداری کے متعلق ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

ایک مرتبہ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاں ایک مسافر (مہمان) آیا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب اُنھیں گھر لے گئے تو پتہ چلا کہ گھر میں صرف انہی کے حصے کا کھانا موجود ہے۔ اُنھوں نے رات کی تاریکی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر چراغ بجھا دیا اور یوں ظاہر کیا کہ جیسے وہ بھی مہمان کے ساتھ کھا رہے ہیں۔ صبح کو جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے تبسم فرما کر ارشاد فرمایا:

"رات کو تمھاری مہمان داری اللہ تعالیٰ کو بہت پسند آئی"

اس طرح مہمان کو بھی چاہیے کہ وہ میزبان کے ہاں زیادہ ٹھہر کر اسے تکلیف اور مشقت میں نہ ڈالے۔ آپؐ کا ارشاد

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

ہے "مہمان کے لیے جائز نہیں کہ وہ میزبان کے یہاں اتنا ٹھہرے کہ اس کو پریشانی میں مبتلا کر دے"۔

۳۔ **مریض کے حقوق:**

مریضوں کے حقوق ادا کرنے کی دینِ اسلام میں بہت تاکید کی گئی ہے۔ مریض کی دیکھ بھال، خدمت اور غم خواری کرنا مسلمانوں کا فرض ہے۔ نبی کریمؐ نے ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر حقوق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ بیمار کی عیادت کرنا مریض کا حق ہے۔ مریض کی عیادت کرنا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان بھائی کا حق ہے اور تعالیٰ سے محبت کرنے کا تقاضا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا اس کے بندوں سے بے تعلق نہیں رہ سکتا۔ مریض کی غم خواری اور ہمدردی سے غفلت برتنا درحقیقت اللہ تعالیٰ سے غافل ہونے کے مترادف ہے۔ ارشاد نبوی ہے: "قیامت کے روز اللہ تعالیٰ فرمائے گا "اے ابن آدم! میں بیمار ہوا اور تو نے میری عیادت نہیں کی! بندہ کہے گا۔ پروردگار! آپ ساری کائنات کے رب ہیں۔ بھلا میں آپ کی عیادت کیسے کرتا؟ اللہ تعالیٰ فرمائے گا: "میرا فلاں بندہ بیمار تھا تو نے اس کی عیادت نہیں کی۔ اگر تو اس کی عیادت کو جاتا تو مجھے وہاں پاتا"

جب کوئی شخص بیمار ہوتا ہے تو وہ مصیبت اور پریشانی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اس کی خبر گیری کرنا اور اُسے تسلی دینا اجر و ثواب اور اس کے لیے تسکین کا باعث ہوتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت کی وہ جنت کے بالا خانے میں ہوگا"۔

اسی طرح آپ کا ارشاد ہے:

مَنْ عَادَ مَرِيضًا لَمْ يَزَلْ فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَرْجِعَ

(صحیح مسلم کتاب البر والصلہ والادب)

ترجمہ "جو کسی مریض کی عیادت کرے وہ جنت کے میوہ زار میں رہتا ہے یہاں تک کہ وہ واپس لوٹے"

نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم خود بھی مریضوں کی عیادت کرتے تھے اور اُن کی صحت یابی کے لیے دُعا فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی اس کی تاکید فرماتے تھے۔

NOT FOR SALE

لہٰذا ہمیں بھی مریضوں کی عیادت کرنی چاہیے۔ سنّت یہ ہے کہ جب کوئی شخص بیمار کے پاس جائے تو اس کی صحت کے لیے دُعا کرے، اُسے تسلی اور حوصلہ دے۔ اگر مریض غریب، نادار، اور محتاج ہو تو اس کی مالی اعانت بھی کرے۔

مشق

1- درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ حقوق العباد پر نوٹ لکھیں۔

۲۔ مہمانوں کے حقوق سنت نبوی اور صحابہ کرام کے طرزِ عمل کی روشنی میں بیان کریں۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ حقوق العباد کا مطلب بیان کریں۔

۲۔ مریض کے حقوق بیان کریں۔

۳۔ رشتہ داروں کے حقوق بیان کریں؟

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رات کی تاریکی کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے مہمان کے سامنے کھانا رکھ کر کیا کیا؟
(چراغ بجھا دیا، چراغ روشن کر دیا، چراغ توڑ دیا)

۲۔ مریض کی دیکھ بھال، خدمت اور غم خواری کرنا مسلمانوں پر کیا ہے؟
(مستحب، فرض، جائز)

۳۔ "عباد" کون سے لفظ کی جمع ہے؟ (عبادت، عبد، معبود)

۴۔ والدین اور اولاد کے بعد اسلام میں سب سے زیادہ اہمیت کس کے حقوق کو دی گئی ہے؟
(رشتہ داروں، مہمانوں، ہمسایوں)

awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

4- صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ سنت یہ ہے کہ جب کوئی بیمار کے پاس جائے تو اس کی صحت کے لیے دُعا کرے اور اُسے تسلی اور حوصلہ دے۔

۲۔ رشتہ داروں سے تعلق جوڑنے والا اللہ کی رحمت سے دور ہوگا۔

۳۔ مفلس ترین شخص وہ ہے جس نے دنیا میں نیکیاں کمائیں مگر حقوق العباد کی عدم ادائیگی کی وجہ سے جہنم میں چلا گیا۔

۴۔ جس نے اپنے مسلمان بھائی کی عیادت نہیں کی وہ جنت کے بالا خانے میں ہوگا۔

5- خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ مختلف نوعیت کے تعلقات میں ایک دوسرے کے حقوق ------ کہلاتے ہیں۔

۲۔ اسلام میں بندوں کے حقوق کو بڑی -------- حاصل ہے۔

۳۔ رشتہ داروں سے تعلق -------------- جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۴۔ رشتے داروں کے ساتھ ------------ کرنا اعلیٰ اخلاقی صفت ہے۔

NOT FOR SALE

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

نام ونسب:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام عائشہؓ، لقب صدّیقہ اور حُمیرا اور کنیت اُمِ عبداللہ ہے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ آپؓ کی والدہ کا نام زینب تھا۔ ان کی کنیت اُم رومان تھی اور وہ قبیلہ غنم بن مالک سے تھیں۔

ولادت:

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعثت نبوی کے چار برس بعد شوال کے مہینے میں پیدا ہوئیں۔

نکاح:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت خولہ بنت حکیم کے ذریعے سے آپؓ کا عقد نکاح رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے طے کرایا۔ پانچ سو درہم مہر قرار پایا۔ یہ نبوت کے ۱۰ویں سال کا واقعہ ہے۔ یہ نکاح اسلام کی سادگی کی حقیقی تصویر تھی۔

جہاد میں شرکت:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوہ احد اور غزوہ بنو مصطلق میں شرکت کی۔ صحیح بخاری میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا کہ وہ مشک بھر بھر کر لاتی تھیں اور زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔

NOT FOR SALE

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

علم اور فضل وکمال:

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں بچپن ہی سے دانش مندی اور فراست کی صفات موجود تھیں۔علم و ذہانت میں اپنے تمام بہن بھائیوں پر سبقت لے گئیں تھیں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بے حد محبت کرتے تھے)۔فراست اور شریں بیانی میں اپنا ثانی نہیں رکھتی تھیں ۔ جب وہ گفتگو فرماتیں تو رسول صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم انکی طرف متوجہ ہوتے اور خانہ داری کے معاملات میں ان سے مشورہ طلب کرتے اور اس پر عمل کیا کرتے تھے ۔ آپؓ کی دانش مندی کا اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ آپؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صحبت میں صرف نو سال دو مہینے بارہ دن گزارے۔اس قلیل عرصہ میں آپؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی ذات سے اس قدر استفادہ کیا کہ ان کے بعد جب کسی معاملے پر صحابہ کرام فیصلہ نہ کرپاتے تو اسے سلجھانے کے لئے آپؓ کی خدمت میں آتے اور آپؓ اسے حل کر دیتی تھیں۔ وہ علم کا دریا تھیں اس کا اندازہ اس سے لگایا جاسکتا ہے کہ جامع ترمذی میں ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو کبھی کوئی ایسی مشکل بات پیش نہیں آئی جس کو ہم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا ہو اور ان کے پاس اس کے متعلق معلومات نہ ملی ہوں۔امام زہری فرماتے ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تمام لوگوں میں سب سے زیادہ عالمہ تھیں۔ اکابر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول ہے :

میں نے قرآن ،فرائض ،حلال وحرام ،فقہ ،اسلامی شاعری ،طب ،عرب کی تاریخ اور نسب کے علم میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا۔

اخلاق وعادات:

اخلاقی حیثیت سے بھی ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلند مرتبہ کی مالکہ تھیں۔ وہ نہایت قانعہ تھیں ،غیبت سے بہت نفرت کرتی تھیں ،تکبر سے بیزار تھیں اور سب کو تکبر سے دور رہنے کی تلقین کرتی تھیں ۔ وہ خودداری ،ہمت ،شجاعت ،دلیری اور سخاوت کا عملی نمونہ تھیں۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ میں نے ان سے زیادہ سخی کسی کو نہیں دیکھا۔ ایک مرتبہ کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر

دیئے اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا اتفاق سے اس دن روزہ رکھا تھا لونڈی نے عرض کیا کہ افطار کے لیے کچھ نہیں ہے فرمایا پہلے سے کیوں یاد نہ دلایا۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دریا دلی کی سب سے بڑی مثال یہ ہے کہ جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر قاتلانہ حملہ کیا گیا اور زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی تو انہوں نے اپنے فرزند کو بلایا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جا کر میرا اسلام کہنا اور عرض کرنا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے قدموں اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پہلو میں دفن کرنے کی اجازت دیدیں اور یہ بھی کہنا کہ یہ صرف ایک گزارش ہے اگر وہ منظور فرمالیں تو عمر کی خوش نصیبی ہے اور اگر وہ منظور نہ کریں تو مجھے مسلمانوں کے قبرستان میں ہی دفن کر دینا۔چنانچہ آپؓ نے اپنے اوپر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ترجیح دی۔

وفات وتدفین:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اخیر زمانہ خلافت تھا کہ رمضان میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اس دنیا سے رحلت فرمائی اس وقت ان کی عمر چالیس سے اوپر تھی۔ان کی نماز جنازہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی جو کہ اس وقت مروان بن حکم کی طرف سے مدینے کے گورنر تھے۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ رات کے وقت اٹھایا جائے اور مجھے جنت البقیع میں دفن کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

مشق

1۔ درج ذیل سوالات کے تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ ام لمؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سیرت اور اخلاق پر بحث کریں؟

۲۔ ام لمؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علمی مرتبہ اور دینی خدمات پر نوٹ لکھیں۔

2۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ آپؓ کا نام ونسب کیا تھا؟

۲۔ آپؓ نے کون کون سی غزوات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے ہمراہ شرکت کی؟

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

۳۔ آپؓ کی سخاوت کا ایک واقعہ بیان کریں۔

۴۔ آپؓ کے علم و فضل کے بارے میں عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول کیا ہے؟

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی کنیت کیا تھی؟ (اُمّ عبد اللہ، امِ حکیم، اُمّ زبیر)

۲۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی پیدائش بعثت نبوی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے کتنے برس بعد ہوئی؟
(چار، پانچ، چھ)

۳۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کی صحبت میں کتنی مدت تک رہیں؟
(نو سال، پندرہ سال۔ بیس سال)

۴۔ آپؓ کی تدفین کہاں ہوئی؟
(جنت البقیع، مسجد نبوی، مکہ مکرمہ)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ غزوہ احد اور غزوہ مصطلق میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے شرکت کی۔

۲۔ آپؓ غزوات میں تیراندازی کرتی تھیں۔

۳۔ ایک مرتبہ کاتب وحی حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی خدمت میں ایک لاکھ درہم بھیجے تو شام ہوتے ہوتے سب خیرات کر دیے۔

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی نماز جنازہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

5۔ خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی والدہ کا نام ---------- تھا۔

۲۔ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ---- کے ذریعے سے آپؓ کا عقد نکاح نبی کریم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے طے کرایا۔

۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی وفات ---------- کے مہینے میں ہوئی

۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے وصیت فرمائی تھی کہ میرا جنازہ ---------- کے وقت اٹھایا جائے۔

NOT FOR SALE

حضرت فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

عظیم صوفی بزرگ اور شاعر:

برصغیر پاک و ہند میں اسلام صوفیاء کرام کی کوششوں سے پھیلا۔ وہ ہمہ وقت تجدید و احیاءِ دین کی تدابیر سوچنے میں مصروف رہے۔ بلاشبہ ان بزرگوں نے جب کبھی قوم کا اخلاقی مزاج بگڑتا ہوا دیکھا تو اپنی تمام تر علمی اور عملی صلاحتیں افراد کی تربیت میں صرف کر دیں ان ہی بزرگوں میں سے بابا فرید بھی تھے جنھیں گنج شکر کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ملتان کے نزدیک کھتوال کے مقام پر پیدا ہوئے تھے۔ بابا فرید گنج شکر نسب کے لحاظ سے فاروقی ہیں۔ آپ کے والد صاحب عالم فاضل اور دیندار بزرگ تھے۔

ابتدائی تعلیم:

بابا فرید گنج شکرؒ ابھی کم سن ہی تھے کہ ان کے والد ماجد نے وفات پائی۔ ان کی تعلیم کی ساری ذمہ داری والدہ محترمہ کے سر آن پڑی۔ وہ علم و فضل کے اعتبار سے بلند مقام رکھتی تھیں۔ انھوں نے نہایت توجہ سے اپنے لختِ جگر کی تربیت کی۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کھتوال میں حاصل کی۔ والدہ محترمہ کو ان کی مزید تعلیم کی فکر ہوئی کھتوال میں کوئی ایسا عالم نہ تھا جو آپ کو مروجہ علوم کی تکمیل کرا سکتا۔ ملتان ان دنوں علم و دانش کا مرکز تھا۔ وہاں بڑے بڑے نامور علماء کرام موجود تھے چنانچہ بابا فرید گنج شکر کی والدہ صاحبہ نے انھیں مزید تعلیم کے لئے ملتان بھیج دیا۔ آپ منہاج الدین کی مسجد میں زیر تعلیم تھے جہاں ان کی ملاقات جناب خواجہ بختیار کاکیؒ سے ہوئی اور وہ ان کے حلقہ ارادت میں شامل ہوگئے۔ بابا فرید گنج شکر اپنے مرشد کے حکم پر مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے قندھار اور دہلی پہنچ گئے۔

حضرت بابا فرید گنج شکر کو جب حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ نے دہلی میں تبلیغ و ہدایت کے منصب پر مامور فرمایا تو اس وقت کے حالات نا مساعد تھے۔ مرشد کی وفات پر ان کو سلسلہ چشتیہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔ وہ معین الدین چشتی اور بختیار کاکی کے بعد اس سلسلے کے تیسرے بڑے شیخ ہیں۔

دہلی سے پاک پتن:

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو دہلی کی شاہانہ طرز زندگی پسند نہ تھی جس کی وجہ سے وہ پہلے ہانسی اور پھر

NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

اجودھن یا پاک پتن میں مقیم ہوگئے۔ پاک پتن اس زمانے میں ایک اہم تجارتی مرکز تھا اور دریائے ستلج کو یہیں سے عبور کیا جاتا تھا۔ یہ بہت تہذیب یافتہ اور متمدن شہر تھا۔ اس لئے دور دور سے طلباء کرام اپنی علمی پیاس بجھانے کے لیے بابا فرید گنج شکر کے پاس پاکپتن آتے تھے۔

علم و فضل:

آپ عربی و فارسی کے جید عالم تھے اور صوفی شاعر بھی تھے۔ ان کے ایک شعر کا ترجمہ یہ ہے:

"میں سمجھا تھا کہ دکھ صرف مجھے ہی ہے لیکن دکھ تو سارے جہاں کو ہے اوپر چڑھ کر دیکھا تو پتہ چلا کہ گھر گھر یہی آگ سلگ رہی ہے"۔

ان کے ایک اور شعر کا مطلب اس طرح ہے۔

"فرید خاک کی ناقدری نہ کرو کیونکہ زندگی میں اس پر پاؤں سے کھڑے ہوتے ہیں اور مرنے پر یہ اوپر سے ڈھانپتی ہے۔"

وفات:

بابا فرید 93 سال کی عمر پا کر 1266ء میں وفات پا گئے انہوں نے خود ہی کہا تھا۔ "دیوار پر اُگا درخت کب تک حوصلہ مند رہے گا، کچے برتن میں کب تک پانی سنبھالا جا سکتا ہے۔"

مشق

1۔ درج ذیل کا تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ فریدالدین گنج شکر کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں۔

2۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ پاک و ہند میں اسلام کن کی کوششوں سے پھیلا؟

NOT FOR SALE

۲۔ آپ دہلی سے پاک پتن کیوں چلے گئے؟

۳۔ آپ کے پیرومرشد کون تھے؟

۴۔ آپ نے کے کسی شعر کا ترجمہ لکھیں۔

3۔ درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔	بابا فرید گنج شکر کا نسب کیا ہے؟	(عثمانی، فاروقی، علوی) تھے
۲۔	آپ کی تعلیم و تربیت کس نے کی؟	(والد نے، والدہ نے، دادا نے)
۳۔	آپ کے والد کیا تھے؟	(فوج کے سپہ سالار، عالم دین، بادشاہ)
۴۔	وفات کے وقت آپ کی عمر کتنی تھی؟	(۱۰۰سال، ۶۳سال، ۹۳سال)

4۔ صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ آپ ملتان کے نزدیک کھتوال کے مقام پر پیدا ہوئے تھے۔

۲۔ تصوف میں آپ کا تعلق سلسلہ سہروردیہ سے تھا۔

۳۔ مرشد کی وفات پر ان کو سلسلہ چشتیہ کا سربراہ مقرر کیا گیا۔

۴۔ انھوں نے خود ہی کہا تھا کہ خشکی کا درخت کب تک قائم رہے گا۔

5۔ خالی جگہ مناسب الفاظ سے پُر کریں۔

ا۔ پاک و ہند میں اسلام ---------- کی کوششوں سے پھیلا۔

۲۔ بابا فرید گنج شکر صوفی ---------------------- تھے۔

۳۔ آپ کی وفات سن ---------------------- عیسوی میں ہوئی۔

۴۔ پاکپتن اس زمانے میں ایک اہم ---------------------- مرکز تھا۔

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

صلاح الدین ایوبی

سلطان صلاح الدین، ایوبی سلطنت کے بانی تھے۔ وہ نہ صرف تاریخ اسلام بلکہ تاریخ عالم کے مشہور فاتحین حکمرانوں میں سے ہیں۔ وہ 1138ء میں عراق کے شہر تکریت میں پیدا ہوئے۔ ان کی زیر قیادت ایوبی سلطنت نے مصر و شام و یمن و عراق و حجاز اور دیار باکر پر حکومت کی۔ صلاح الدین ایوبی کو فیاضی، حسن خُلق، سخاوت، اور بہادری کے باعث نہ صرف مسلمان بلکہ عیسائی بھی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ صلاح الدین کو فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے جنھوں نے 1187ء میں یورپ کی متحدہ افواج کو عبرتناک شکست دے کر بیت المقدس ان سے آزاد کروالیا تھا۔

ابتدائی دور:

سلطان صلاح الدین نسلاً کرد تھے۔ شروع میں وہ سلطان نورالدین زنگی کے یہاں ایک فوجی افسر تھے۔ مصر کو فتح کرنے والی فوج میں سلطان صلاح الدین بھی موجود تھے اور اس کے سپہ سالار شیرکوہ صلاح الدین کے چچا تھے۔ مصر فتح ہوجانے کے بعد صلاح الدین کو 1169ء میں مصر کا حاکم مقرر کر دیا گیا۔ اسی زمانے میں انھوں نے یمن بھی فتح کرلیا۔ نورالدین زنگی کے انتقال کے بعد چونکہ اس کی کوئی لائق اولاد نہیں تھی اس لئے صلاح الدین حکمرانی پر فائز ہوئے۔

کارنامے:

صلاح الدین اپنے کارناموں میں نورالدین زنگی پر بھی بازی لے گئے۔ اُن میں جہاد کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا اور بیت المقدس آزاد کرانا ان کی سب سے بڑی خواہش تھی۔ مصر کے بعد صلاح الدین نے 1182ء تک

NOT FOR SALE

شام، موصل، حلب وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لئے۔ اسی دوران صلیبی سردار ریناالڈ کے ساتھ چار سالہ معاہدہ صلح ہو چکا تھا جس کی رو سے دونوں ایک دوسرے کی مدد کرنے کے پابند تھے۔ لیکن یہ معاہدہ محض کاغذی اور رسمی تھا۔ صلیبی بدستور اپنی اشتعال انگیزیوں میں مصروف تھے اور مسلمانوں کے قافلوں کو برابر لوٹ رہے تھے۔

جنگ حطین:

1186ء میں عیسائیوں کے ایک ایسے ہی حملے میں ریناالڈ نے یہ جسارت کی کہ بہت سے دیگر عیسائی امراء کے ساتھ مدینہ منورہ پر حملہ کی غرض سے روانہ ہوا۔ صلاح الدین ایوبی نے ان کی سرگرمیوں کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے اور فوراً ریناالڈ کا تعاقب کرتے ہوئے حطین میں اسے جالیا۔
سلطان نے یہاں دشمن کے لشکر پر ایک ایسا آتش گیر مادہ ڈلوایا جس سے زمین پر آگ بھڑک اُٹھی۔ چنانچہ آتشیں ماحول میں 1187ء کو حطین کے مقام پر تاریخ کی خوفناک ترین جنگ کا آغاز ہوا اس جنگ کے نتیجے میں تیس ہزار عیسائی ہلاک ہوئے اور اتنے ہی قیدی بنا لئے گئے۔ ریناالڈ گرفتار ہوا اور سلطان نے اپنے ہاتھ سے اس کا سر قلم کر دیا۔
اس جنگ کے بعد اسلامی افواج عیسائی علاقوں پر چھا گئیں۔

فتح بیت المقدس:

حطین کی فتح کے بعد صلاح الدین نے بیت المقدس کی طرف رُخ کیا ایک ہفتہ تک خونریز جنگ کے بعد عیسائیوں نے ہتھیار ڈال دیئے اور رحم کی درخواست کی۔

بیت المقدس پورے 88 سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آیا اور تمام فلسطین سے مسیحی حکومت کا خاتمہ ہوگیا۔ صلاح الدین نے بیت المقدس میں داخل ہو کر وہ مظالم نہیں کئے جو اس شہر پر قبضہ کے وقت عیسائی افواج نے کئے تھے۔

صلاح الدین ایک مثالی فاتح کی حیثیت سے بیت المقدس میں داخل ہوا۔ اس نے جزیہ لے کر ہر عیسائی

NOT FOR SALE

awazeinqilab.com

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

کوامان دے دی اور جوغریب جزیہ نہیں ادا کر سکے ان کے جزیے کی رقم صلاح الدین اوراس کے بھائی فلک عادل نے خود ادا کی۔ صلاح الدین ایوبی نے 1193ء میں وفات پائی۔

مشق

1- سلطان صلاح الدین ایوبی کے عسکری کارناموں پر روشنی ڈالیں۔

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

۱۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

۲۔ بیت المقدس کو عیسائیوں سے کب اور کس نے آزاد کرایا؟

۳۔ جنگ حطین کن لوگوں کے درمیان ہوئی تھی؟

۴۔ بیت المقدس فتح کرنے کے بعد صلاح الدین ایوبی نے عیسائیوں سے کیا سلوک کیا؟

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

۱۔ جنگ حطین کب ہوئی؟ (1193ء، 1186ء، 1187ء)

۲۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کس کے پاس فوجی افسر تھے؟ (جلال الدین اکبر، شمس الدین التمش، نورالدین زنگی)

۳۔ آپ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے؟ (مصر کی فتح، شام کی فتح، بیت المقدس کی فتح)

۴۔ سلطان صلاح الدین نسلاً کیا تھے؟ (قبطی، کرد، ہاشمی)

4- صحیح اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں۔

۱۔ سلطان صلاح الدین سلطنت عثمانیہ کے بانی تھے۔

۲۔ صلاح الدین کو فاتح بیت المقدس کہا جاتا ہے۔

۳۔ مصر کے بعد آپ نے 1182ء تک شام، موصل، حلب وغیرہ فتح کر کے اپنی سلطنت میں شامل کر لئے۔

۴۔ حطین کی فتح کے بعد صلاح الدین نے اندلس کی طرف رُخ کیا۔

5- خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں

۱۔ سلطان صلاح الدین تاریخ اسلام کے مشہور ------------ میں سے ہیں۔

۲۔ صلاح الدین کو 1169ء میں ------------ کا حاکم مقرر کر دیا گیا۔

۳۔ صلاح الدین اپنے کارناموں میں ------------ پر بھی بازی لے گئے۔

۴۔ بیت المقدس پورے ------------ سال بعد دوبارہ مسلمانوں کے قبضے میں آیا۔

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

علامہ ابن خلدون

یکم رمضان 732 ہجری کو تیونس کے معروف سیاست دان، مورخ اور ماہر سماجیات ابن خلدون پیدا ہوئے۔ آپ کا پورا نام ابوزید عبدالرحمٰن ہے اور ابن خلدون کے نام سے شہرت پائی۔ آپ نے قرآن مجید حفظ کرنے کے بعد مروجہ علوم یعنی قرآن، حدیث، فقہ، علم الکلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق کی تحصیل کی۔ آپ کو والیٔ تیونس کے دربار میں ایک کاتب کی حیثیت سے ملازمت مل گئی۔ یہ کام اتنا سادہ اور کم درجے کا تھا کہ ابن خلدون کی اعلیٰ طبیعت اس پر قناعت نہ کرسکی اور بعد میں اسے چھوڑ کر اندلس کی ریاست غرناطہ میں اقامت پذیر ہوئے۔ کچھ عرصہ غرناطہ میں رہ کر جب یہاں کے حالات موافق نظر نہیں آئے تو مراکش چلے گئے۔ اور آخر کار سیاست سے کنارہ کش ہو کر تعلیم وتدریس کو اپنا مشغلہ بنایا۔ ابن خلدون نے جب علمی مشاغل کا آغاز کیا اور دینی حلقوں میں ان کی قابلیت اور وسیع تجربے کا شہرہ ہوا تو تیونس کے سب سے بڑے مفتی اور فقیہ محمد بن عرفہ ان کے مخالف ہوئے۔ ان کی مخالفت کی وجہ سے ابن خلدون کو تیونس چھوڑنا پڑا۔ آپ نے سلطان سے حج کی اجازت لی اور مشرق کا رخ کیا۔

جامعہ ازہر میں تعلیم وتدریس کا مشغلہ:

ابن خلدون پہلے مصر پہنچے، یہاں ان کی شہرت چونکہ ان سے پہلے ہی پہنچ چکی تھی، اس لئے جامعہ ازہر کے طلباء ان کے پاس آئے اور انھوں نے اصرار کیا کہ انھیں اپنے علوم سے مستفید کریں۔ آپ نے اس خدمت کو قبول کیا اور ایک عرصہ تک فقہ مالکی پڑھاتے رہے۔ ان کی مقبولیت کی وجہ سے فقہ مالکی کی قضا کا منصب آپ کے سپرد ہوا جس کو آپ نے بڑے احسن طریقے سے نبھایا۔ انھوں نے رشوت اور بدعنوانی کے خلاف سخت احکامات صادر کئے اور حق وانصاف کی خاطر ہر طرح کی سفارش کو ٹھکرا دینے کا اعلان کیا۔

اخلاق وعادات:

ابن خلدون عظیم شخصیت کے مالک تھے۔ وہ جفاکش تھے اور مصائب ومشکلات سے گھبرانے والے نہیں تھے۔ کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ وزارت ان سے چھین لی گئی اور جیل کی چار دیواری میں پابند رہنے پر مجبور ہوئے۔ مشکل حالات میں ثابت قدم رہنا، ابن خلدون کی شخصیت کی وہ خوبی ہے جو ان کو فلسفے کے حلقے سے نکال کر دوررس اور زیرک سیاست دان کی صف میں لا کھڑا کرتی ہے۔ مگر افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ اپنی اس خوبی اور صلاحیت کو کسی بلند سیاسی نصب العین کے حصول کے لیے استعمال نہ کرسکے۔

وہ ایک نہایت نادر شخصیت کے مالک تھے، پیچیدہ حالات، فرقہ بندیوں، سازشوں، اور خودسر بادشاہوں کی صحبتوں میں رہ کر انھوں نے ملکی امور میں بڑی سرگرمی اور امتیاز کے ساتھ حصہ لیا۔ یہی وجہ تھی کہ ان کے ہمعصر کبھی تو ان کی تعریف وتحسین کرتے اور کبھی برائی بیان کرتے۔ وہ ایک ماہر سیاستدان، تجربہ کار، مُدبّر اور اپنی فوج کے ایک نامور اور ممتاز فرد تھے۔ مشورہ میں ان کی رائے صائب اور ان کا کلام پُرتاثیر اور دلنشین ہوتا تھا۔

علم وفکر کا مقام:

ان کو فقہ، حدیث، عربی ادب اور دینی معارف سمیت اپنے زمانے کے تمام علوم میں مہارت حاصل تھی۔ ابن خلدون نے تاریخی فکر کو ایک نئے مرحلے تک پہنچایا اور واقعات نقل کرنے کی صورت میں تاریخ لکھنے کی روش کو تجزیاتی اور علمی روش میں تبدیل کردیا۔

اس کی علمی خدمات کا صحیح تجزیہ یہ ہے کہ اس کی تین علیحدہ علیحدہ حیثیتیں ہیں۔

۱۔ مؤرخ کی حیثیت

۲۔ فلسفہ تاریخ کے بانی کے لحاظ سے

۳۔ عمرانیات میں امام وپیشرو کے اعتبار سے

NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
awazeinqilab.com
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

وفات:

ابن خلدون کا انتقال 26 رمضان المبارک 808 ہجری کو ہوا۔

مشق

1- درج ذیل کا تفصیلی جواب دیں۔

ا۔ ابن خلدون کے حالات زندگی پر نوٹ لکھیں؟

۲۔ ابن خلدون کا علمی مقام اور مرتبہ کیا تھا؟

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

ا۔ ابن خلدون کا پورا نام کیا ہے؟

۲۔ آپ نے علم کی کون سی شاخ کی بنیاد رکھی؟

۳۔ آپ کی سیاسی زندگی کیسی تھی؟

3- درست جواب کا انتخاب کریں۔

ا۔ ابن خلدون کہاں پیدا ہوئے؟ (مصر، تیونس، قرطبہ)

۲۔ آپ نے درس و تدریس کا سلسلہ کہاں جاری رکھا؟

(جامعہ ازہر، دارالعلوم دیوبند، جامع مسجد قرطبہ)

۳۔ والیٔ تیونس کے پاس آپ کو کون سا عہدہ ملا؟ (سپہ سالار، کاتب، وزیر)

۴۔ آپ کی وفات کب ہوئی؟ (۸۵۰ھ، ۸۰۸ھ، ۸۱۰ھ)

4- صحیح جملوں کی نشاندہی کریں۔

ا۔ ابن خلدون نے تعلیم کا آغاز حفظ قرآن مجید سے کیا۔

۲۔ آپ ایک ماہر سماجیات تھے۔

۳۔ آپ فلسفہ تاریخ کے بانی ہیں۔

۴۔ ابن خلدون نے علم کیمیا کو ایک نئی جہت دی۔

5- خالی جگہ مناسب لفظ سے پُر کریں۔

ا۔ ابن خلدون ایک عرصہ تک جامعہ ازہر میں -------- پڑھاتے رہے۔

۲۔ ابن خلدون تیونس کو چھوڑ کر ---------- میں رہائش اختیار کی۔

۳۔ آخر کار سیاست سے کنارہ کش ہو کر ابن خلدون نے ------------- کو اپنا مشغلہ بنایا۔

۴۔ ابن خلدون نے -------- حفظ کر کے مروجہ علوم یعنی قرآن، حدیث، فقہ، علم الکلام، نحو، ریاضی، فلسفہ اور منطق کی تحصیل کی۔

awazeinqilab.com
NOT FOR SALE
NOT FOR SALE
Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com

Downloaded from awazeinqilab.com

مصنفین

ڈاکٹر حافظ حسین فاروق

ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں ورانہ لتمبر اور اعلیٰ تعلیم اسلامیہ کالج پشاور سے حاصل کرنے کے بعد نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام آباد سے علوم اسلامیہ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ گذشتہ پندرہ سال سے اسلامیہ کالج پشاور میں تدریس کے پیشے سے منسلک ہیں۔ اس سے پہلے بھی ٹیکسٹ بک بورڈ کے لئے کئی کتابوں کے سلسلے میں کام کر چکے ہیں۔ کئی قومی اور بین الاقوامی جریدوں میں موصوف کے تحقیقی مقالات چھپ چکے ہیں۔

ڈاکٹر حافظ حفاظت اللہ

ضلع صوابی، تحصیل لاہور کے گاؤں مانکی میں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد وفاق المدارس سے شہادت العالمیہ اور یونیورسٹی آف پشاور سے ایم۔اے اسلامیات، ایم۔اے عربی اور ایم ایڈ کی ڈگریاں حاصل کیں۔ یونیورسٹی آف پشاور سے عربی میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کرنے کے بعد کوہاٹ یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی میں شعبہ علوم عربی و اسلامیات کے ڈائریکٹر کے طور پر کام کیا۔ تحقیق و تدریس کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ اس وقت اسلامیہ کالج پشاور (چارٹرڈ یونیورسٹی) کے شعبۂ دینیات میں اسسٹنٹ پروفیسر کے طور پر کام کر رہے ہیں۔ قومی اور بین الاقوامی جرائد میں آپ کے کئی تحقیقی مقالات چھپ چکے ہیں۔

ڈاکٹر سید نعیم بادشاہ بخاری

نام سید نعیم بادشاہ ولد سید میر زرین شاہ، موجودہ سکونت سیدان صابو خیل منڈان جو ضلع بنوں میں واقع ہے، ابتدائی تعلیم بنوں میں حاصل کی اور اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ میں داخلہ لیا، درس نظامی، تخصص فی الفقہ اور تخصص فی الدعوۃ والارشاد میں مفتی محمد تقی عثمانی سے تلمذ کا شرف حاصل کیا اور مسلسل گیارہ سال کا طویل عرصہ جامعہ دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ میں گزارا۔ بعد ازاں جامعہ کراچی سے اسلامیات میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ تدریس کے سلسلے میں نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگویجز، اسلام اباد، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں، یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی کوہاٹ، اور حالاً اسلامیہ کالج یونیورسٹی پشاور میں خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ موصوف دسیوں کتابوں کے مصنف اور بیسوں تحقیقی مقالات لکھ چکے ہیں۔

NOT FOR SALE

مومن تو آپس میں بھائی ہیں۔
تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرادیا کرو۔
اور اللہ سے ڈرتے رہو
تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

(سورۃ الحجرات ۱۰)

awazeinqilab.com

Whatsapp: 03025247378
Download MCQs, Books and Notes for any Subject from Largest website awazeinqilab.com